عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۳ | ۱۳ تا ۱۹/ محرم الحرام ۱۴۲۵ھ مطابق ۵ تا ۱۱/ مارچ ۲۰۰۴ء | شمارہ: ۴۱

تلاوت قرآن کی اہمیت و افادیت

بنگلہ دیش اور قادیانی

توبہ کی ضرورت

یہودی قوم کا بزدلانہ کردار

جہد مسلسل کا راز وال سبق

Email: editorkn@yahoo.com Website: http://www.khatme-nubuwwat.org http://www.khatm-e-nubuwwat.c

معاش کے لئے قادیانیت اختیار کرنا:

س:...... میرے ایک محترم دوست نے چند دن پہلے اپنے معاشی مسائل کے حل کے لئے قادیانیت قبول کرلی۔ ان سے اس مسئلہ پر بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ قادیانیت کا جو بیعت فارم میں نے پڑھا ہے' اس کی شرائط مثلاً زنا نہ کرنا' بدنظری نہ کرنا' رشوت نہ لینا' جھوٹ نہ بولنا اور مرزا غلام احمد قادیانی کو مہدی علیہ السلام ماننا وغیرہ ہیں' ان شرائط میں کہیں بھی کفریہ کلام نہیں' اور یہ کہ اس نے صرف ضرورت پوری ہونے تک کے لئے قادیانیت قبول کی ہے اور بعد میں وہ لوٹ آئے گا۔ کیا اس کے اس فعل کے بعد وہ مسلمان رہا؟ اگر نہیں تو اس کے بیوی بچوں کو اس کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرنا چاہئے؟ اگر وہ گھر والوں کو چھوڑنے پر بھی تیار نہ ہو اور اس کی چند جوان اولاد بھی ہو تو جوان اولاد کے لئے اس شخص کے دیئے ہوئے مال کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

ج:...... مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کے کافر و مرتد ہونے میں کسی قسم کا شبہ اور تردد نہیں' اللہ تعالیٰ کی عدالت بھی ان کو کافر و مرتد قرار دے چکی ہے اور عالم اسلام کی اعلیٰ عدالتیں بھی' اس شخص کو اگر اس مسئلہ میں کوئی شبہ ہے تو وہ اہل علم سے تبادلہ خیال کرے۔

قادیانیت کا فارم پُر کرنا اپنے کفر وارتداد پر دستخط کرنا ہے' جہاں تک معاشی مسئلہ کا تعلق ہے؟ معاش کی خاطر ایمان کو فروخت نہیں کیا جاسکتا' اور ان صاحب کا یہ کہنا کہ وہ بعد میں لوٹ آئے گا' قابل اعتبار نہیں۔ جب ایک چیز صریح کفر ہے تو اس کو اختیار کرنا ہی ناروا ہے' اور اس کو اختیار کرتے ہی آدمی دین سے خارج ہوجاتا ہے' تو اس کے واپس لوٹنے کی کیا ضمانت؟ اس شخص کو قادیانیت کی حقیقت اور ان کے کفریہ عقائد سے آگاہ کیا جائے۔ اگر اس کی سمجھ میں آجائے اور وہ ان سے توبہ کرلے تو ٹھیک' ورنہ اس کے بیوی بچوں کا فرض ہے کہ اس شخص سے قطع تعلق کرلیں اور یہ سمجھ لیں کہ وہ مرگیا ہے۔

چونکہ یہ شخص قادیانی فارم پُر کرچکا ہے' اس لئے اگر یہ تائب ہوجائے تو اس کو اپنے ایمان کی بھی تجدید کرنی ہوگی' اور نکاح بھی دوبارہ پڑھوانا ہوگا۔ (جس کی تفصیل میرے مجموعہ رسائل "تحفۂ قادیانیت" اور "خدائی فیصلہ" وغیرہ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے)۔

ترکہ میں سے شادی کے اخراجات نکالنا:

س:...... ہمارے والد کی پہلی مرحومہ بیوی سے دو لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے جبکہ دوسری بیوی سے سات لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے۔ تین لڑکیوں اور ایک لڑکے کی شادی باقی ہے۔ والد صاحب کی وفات کے بعد والدہ صاحبہ کا کہنا ہے کہ والد نے جو کچھ چھوڑا ہے' اس میں سے پہلے غیر شادی شدہ اولاد کی شادی ہوگی' اس کے بعد وراثت تقسیم ہوگی۔ پوچھنا یہ ہے کہ:

۱:...... وراثت کب تقسیم ہونی چاہئے؟

۲:...... کیا وراثت میں سے غیر شادی شدہ اولاد کے اخراجات نکالے جاسکتے ہیں؟

ج:...... تمہارے والد کے انتقال کے ساتھ ہی ہر وارث کے نام اس کا حصہ منتقل ہوگیا' تقسیم خواہ جب چاہیں کرلیں۔

۲:...... چونکہ والدین نے باقی بہن بھائیوں کی شادیوں پر خرچ کیا ہے' اس لئے ہمارے یہاں یہی رواج ہے کہ غیر شادی شدہ بہن بھائیوں کے اخراجات نکال کر باقی تقسیم کرتے ہیں۔ دراصل باقی بہن بھائی' والدہ کی خواہش پوری کرنے پر راضی ہوں تو شادی کے اخراجات نکال کر تقسیم کیا جائے' اگر راضی نہ ہوں تو پورا ترکہ تقسیم کیا جائے' لیکن شادی کا خرچہ تمام بہن بھائیوں کو اپنے حصوں کے مطابق برداشت کرنا ہوگا۔

اردو ترجمہ پر قرآن مجید کا ثواب:

س:...... قرآن مجید کی تلاوت کے بجائے اگر قرآن مجید کا اردو ترجمہ ترتیب وار پڑھا جائے تو ثواب ملے گا؟ کیونکہ اگر اردو ترجمہ کو عربی میں کردیا جائے تو قرآن مجید بن جاتا؟

ج:...... قرآن مجید عربی میں نازل ہوا ہے اور اس کے ہر لفظ کی تلاوت پر دس نیکیوں کا وعدہ ہے' ظاہر ہے کہ اس کے ترجمہ پر اجر و ثواب نہیں۔ اس لئے قرآن کریم کی تلاوت کا ثواب تو عربی الفاظ کی تلاوت پر ہی ملے گا۔ ترجمہ کے ذریعہ مفہوم سمجھنے کا ثواب ملے گا' قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب نہیں ہوگا۔

س:...... بعض مولوی صاحبان سے سنا ہے کہ جو میاں بیوی اس دنیا میں نیک اعمال کرتے ہیں تو اگلے جہان میں وہ ایک ساتھ ہوں گے۔ اب اگر مومن میاں بیوی میں سے میاں مر جائے اور بیوی دوسری شادی کرلے جو کہ اس کا اسلامی حق ہے اور دوسرا شوہر بھی نیک اور متقی ہو تو آخرت میں یہ بیوی کون سے شوہر کے نام سے پہچانی جائے گی اور کس شوہر کے ساتھ ہوگی؟ کیونکہ شوہر تو دونوں نیک اعمال والے ہیں۔

ج:...... اس میں اہل علم کے دو قول ہیں: ایک یہ کہ بیوی آخری شوہر کے پاس ہوگی کیونکہ جب اس نے دوسرا نکاح کرلیا تو پہلے شوہر سے اس کا تعلق ختم ہوگیا' بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ عورت کو اختیار دیا جائے گا کہ دونوں میں سے کس کے ساتھ رہنا پسند کرتی ہے؟ جس کو پسند کرے اس کے ساتھ اس کا عقد کردیا جائیگا۔

ختم نبوت

جلد ۲۲ شمارہ: ۴۱ ۱۳ تا ۱۹ محرم الحرام ۱۴۲۵ھ مطابق ۵ تا ۱۱ / مارچ ۲۰۰۴ء

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

سرپرست اعلیٰ
خواجہ خان محمد زید مجدہٗ

سرپرست
سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر اعلیٰ
اکرام طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و ترئین: محمد ارشد مرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ	4
تلاوت قرآن کی اہمیت و افادیت (حضرت شاہ وصی اللہؒ)	6
جہد مسلسل کا لازوال سبق (مولانا اشہد رشیدی)	9
توبہ کی ضرورت (محمد اقبال قریشی)	11
ایک درویش صفت گورنر (محمد سراج الآفاق)	14
بنگلہ دیش میں قادیانیت (مولانا زاہد الراشدی)	16
قوم یہود کا بزدلانہ کردار (ذاکر اعظمی)	18
عالمی خبروں پر ایک نظر	23

زرتعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، بحرین، کویت، بھارت، مشرق وسطیٰ ایشیائی ممالک: ۷۰ امریکی ڈالر
زرتعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲، ۵۸۳۴۸۶، فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانی کی جانب سے توہین رسالت کا ارتکاب

قادیانی عقائد کی بنیاد توہین رسالت پر رکھی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانی لٹریچر توہین رسالت کے ارتکاب سے بھرا پڑا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی سے لے کر ایک عام قادیانی تک ہر ایک کی یہ کوشش رہی ہے کہ وہ توہین رسالت کے ارتکاب میں دوسرے سے بڑھ جائے' اور مزے کی بات یہ ہے کہ اس سب کے باوجود قادیانیوں کی زبان یہ کہتے نہیں تھکتی کہ وہ "حضور پر ایمان رکھتے ہیں" (گو کہ اس "حضور" سے ان کی مراد مرزا غلام احمد قادیانی یا ان کا موجودہ سربراہ ہوتی ہے)۔

سکھر سے آمدہ اطلاعات کے مطابق محکمہ ڈاکخانہ جات کا ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ محمد احمد فاروق جو مبینہ طور پر قادیانی ہے' اس نے گزشتہ دنوں توہین رسالت کے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق اس نے ایک روز ڈاکخانہ شاہی بازار' سکھر میں آکر میز کی دراز سے ایک کاغذ نکالا جس میں اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام نامی لکھا ہوا تھا' اس بدبخت قادیانی نے (نعوذ باللہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نام کو پھاڑ کر ڈاکخانہ کے ملازمین سے کہا کہ اسے نالی میں پھینک دو' ایک ملازم نے اس سے کہا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام ہے' ایسا نہ کریں' اس بدبخت قادیانی نے جواب دیا کہ اگر حضور کا نام ہے تو میں کیا کروں۔ اس گستاخی اور توہین رسالت کے ارتکاب کے علاوہ مذکورہ قادیانی کی جانب سے محکمہ ڈاکخانہ جات کے مسلمان ملازمین کو بلاوجہ تنگ کرنے اور انہیں نوکری سے نکالنے کی شکایات میں موصول ہوئی ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مقامی جماعت نے اس حوالے سے سخت ایکشن لیا ہے اور مذکورہ قادیانی کے خلاف عوامی سطح پر شدید احتجاج کرنے کے ساتھ ساتھ حکومت تک بھی اس کے کالے کرتوت پہنچا کر اس کے خلاف سخت سے سخت کارروائی اور اس قادیانی کی جانب سے برطرف کئے گئے مسلمان ملازمین کے ساتھ انصاف کرنا کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ تمام مطالبات بالکل درست ہیں اور انہیں فی الفور پورا کیا جانا چاہئے ورنہ مسلمانوں میں پایا جانے والا اضطراب واشتعال کسی بھی وقت قادیانیت کے خلاف ایک نئی تحریک کو جنم دے سکتا ہے۔

محکمہ تعلیم کا تبلیغ قادیانیت کے لئے استعمال

قادیانیوں کی جانب سے محکمہ تعلیم کو قادیانیت کی تبلیغ کے لئے استعمال کرنے کی شکایات بھی موصول ہو رہی ہیں۔ قادیانی اساتذہ' لیکچرار اور پروفیسر اپنے اسباق کے دوران کھلم کھلا قادیانیت کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ سندھ کے بعض اضلاع بالخصوص سکھر اور ماتلی سے اس قسم کی شکایات موصول ہونے کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مختلف یونٹوں کی تفتیش کے نتیجہ میں ماتلی میں ماتلی ڈگری کالج میں محمد عمر قادیانی اور سکھر میں ایجوکیشن بورڈ میں عبدالقیوم بھٹی کے نام سامنے آئے۔ ماتلی کی مقامی جماعت کی جدوجہد کے نتیجہ میں محمد عمر قادیانی اپنی تبلیغ میں ناکام رہا اور تبلیغ قادیانیت کے جرم میں اس کا تبادلہ کر دیا گیا۔

لیکن صرف یہی عمل کافی نہیں ہے بلکہ اس بارے میں ٹھوس قانون سازی کی ضرورت ہے کہ جو قادیانی آئندہ تعلیمی اداروں میں تبلیغ قادیانیت کرتے ہوئے پایا گیا اسے فی الفور ملازمت سے برخاست کر دیا جائے گا' نیز آئندہ کیلئے تمام قادیانیوں کو اسلامیات یا مطالعہ پاکستان جیسے مضامین کی تدریس کے لئے نااہل قرار دیا جائے۔ اس کے علاوہ محمد عمر قادیانی پر طلبا' کو قادیانیت کی تبلیغ کرنے کے جرم میں مقدمہ قائم کر کے اسے قرار واقعی سزا بھی دی جائے۔

اسلام کا خاتمہ.........قادیانیوں کا اصل مقصد

ظلم و ناانصافی میں ہر قادیانی اپنے مذہبی پیشوا مرزا غلام احمد سے بھی دو ہاتھ آگے ہے۔ مسلمانوں کی حق تلفی' ان کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا' انہیں بدنام کرنے کے لئے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کرنا' ہر مقام پر انہیں نیچا دکھانے کی کوشش کرنا' اسلام اور مسلمانوں کو پنپنے نہ دینا' مسلمانوں کی مخبری کرنا' اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑانا' یہ قادیانیوں کے ان چند گناہوں میں سے ایک ہے' جن کا ارتکاب ہر قادیانی اپنا مذہبی فریضہ سمجھ کر کرتا ہے۔ دنیا بھر میں اس وقت اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کی جو مذموم مہم چل رہی ہے' اس میں کہیں نہ کہیں قادیانی عنصر بھی موجود ہوتا ہے جو اپنے آقاؤں کو اپنی وفاداری کا یقین دلانے کے لئے چوری چھپے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہمہ وقت مصروف عمل رہتا ہے۔ مسلمانوں کو نقصان پہنچانا قادیانیوں کے نزدیک کتنا اہم ہے؟ اس کا ایک عام مسلمان اندازہ نہیں کرسکتا لیکن برسوں قادیانیت سے منسلک رہنے والے سابقہ قادیانی جب اس راز سے پردہ اٹھاتے ہیں تب معلوم ہوتا ہے کہ قادیانیوں کا اصل مشن مذہبی اور دنیوی ہر حیثیت سے مسلمانوں کو ختم کردینا ہے تاکہ دنیا میں اسلام کا نام لینے والا کوئی شخص باقی نہ رہے اور قادیانی اپنے باطل عقائد و نظریات کو اسلام کا نام دے کر دنیا کو گمراہ کرسکیں۔ پوری دنیا میں قادیانی ان سطور میں ذکر کئے گئے انداز جارحیت پر عمل پیرا ہیں۔ گو ان کا طریقہ کار اتنا خفیہ ہے کہ عام مسلمان اسے صحیح طور پر سمجھ نہیں پاتا لیکن وہ بہرحال انہی خطوط پر کام کررہے ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ قادیانیوں کی ان سرگرمیوں کو درست طور پر سمجھ کر ان کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی جائے جس کے لئے ہر مسلمان کو ہمہ وقت تیار رہنا چاہئے۔ دین اسلام میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس اہم عقیدے کے بارے میں ضروری معلومات سے خود بھی آگاہ ہوں اور اپنے اہل خانہ اور احباب و متعلقین کو بھی اس سے آگاہ کریں۔ نیز قادیانی عقائد و نظریات سے واقفیت اور ان میں پائی جانے والی کجی کا علم ہر مسلمان کو ہونا چاہئے تاکہ خدانخواستہ اگر کوئی قادیانی کسی مسلمان کو دھوکہ دہی کے ذریعہ اپنے باطل مذہب کی تبلیغ کرنا چاہے تو وہ مسلمان بروقت ہوشیار ہوکر خود بھی اس قادیانی کے شر سے بچ سکے اور اپنے احباب و متعلقین کو بھی اس کے فتنے سے بچاسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ اور ردّ قادیانیت کے لئے کام کرنے والی دینی جماعتوں کے ساتھ حتی المقدور تعاون کرنا بھی ہر مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے' جس سے عہدہ برا ہونے کے لئے اسے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ امید ہے کہ تمام مسلمان اس اہم دینی فریضہ سے غفلت نہیں برتیں گے اور اس کی ادائیگی کے لئے اپنا تن من دھن وقف کردیں گے۔

ضروری اعلان

ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے اندرون و بیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایاجات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کئے جاچکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایاجات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی بذریعہ منی آرڈر' چیک یا ڈرافٹ ارسال فرماکر ممنون فرمائیں۔ پنجاب کے بعض علاقوں سے یہ شکایات موصول ہورہی ہیں کہ پوسٹ مین اضافی چارج وصول کرتے ہیں جبکہ ہفت روزہ ختم نبوت رجسٹرڈ رسالہ ہے جسے پاکستان پوسٹ آفس کی جانب سے ڈاک کے رعایتی نرخ یعنی ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ کی سہولت حاصل ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ رسالہ پر ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ لگے ہونے کی صورت میں کسی قسم کا اضافی چارج ڈاکیہ کو ہرگز نہ دیا جائے۔

نوٹ : خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

تلاوت قرآن کی اہمیت وافادیت

اللہ تعالیٰ کی معرفت کے لئے جو چیز موزوں ہے وہ قرآن ہے اور اس کے حاصل کرنے کا ذریعہ تلاوت ہے۔ جس کا امر اس آیت میں ہے کہ جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے' اس کی تلاوت کیجئے۔

قاضی بیضاویؒ نے تلاوت کے مامور بہا ہونے کی علت اور غرض یہ بیان فرمائی ہے:

"تقربا الی اللہ تعالیٰ بقرأتہ وتحفظا لالفاظہ واستکشافا لمعانیہ"

آج اسی کی توضیح کرنا چاہتا ہوں۔

تلاوت کی ایک غرض تقرب الی اللہ کو فرمار ہے ہیں' اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ قاری قرآن کی قرأت کرتا جاتا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ کا قرب ہوتا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان جو حجابات ہیں وہ سب مرتفع ہوتے جاتے ہیں۔

تھانہ بھون میں ایک آدمی کو میں نے دیکھا کہ تلاوت کر رہے تھے کہ یکا یک حضرت تھانویؒ کی سہ دری میں قرآن شریف لے کر پہنچے اور حضرت تھانویؒ کے پاس پہنچ کر کہا کہ خدایا شیخ وہ عالم نہیں تھے لیکن عربی بولنے لگے' حضرت تھانویؒ نے قرآن شریف ان کے ہاتھ سے لے لیا اور ان کو اپنے پاس بٹھایا اور پانی منگا کر اس پر دم کر کے ان کو دیا کہ اس کو پی لو' کچھ دیر کے بعد ان کی وہ کیفیت ختم ہوئی تو حضرت تھانویؒ نے ان سے پوچھا کہ کیا کیفیت تھی؟ انہوں نے کہا کہ حضرت فلاں آیت نے پکڑ لیا تھا آگے بڑھنے نہیں پایا۔

دیکھا آپ نے! آیت جس کو پکڑتی ہے وہی جانتا ہے' آپ کی سمجھ میں بھی کچھ آتا ہے؟ بھائی سمجھنا بہت مشکل ہے' آپ کے یہاں آ گیا ہوں تو کہتا ہوں کہ یہ وعظ وغیرہ کھیل نہیں ہے' ہر آدمی کو کھیل مت بناؤ اور تماشائی کی طرح میرے گرد جمع مت رہو بلکہ سمجھو کہ کیا کہہ رہا ہوں۔

حضرت شاہ وصی اللہ صاحبؒ

اب دوسرا واقعہ سنئے:

دہلی میں ایک آدمی نماز پڑھ رہے تھے' اس میں سورۂ قیامہ کی تلاوت کر رہے تھے' جب ان آیات پر پہنچے:

"فلا صدق ولا صلی' ولا کن کذب وتولی' ثم ذھب الی اھلہ یتمطی' اولی لک فاولی ثم اولی لک فاولی"

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں کافر کا حال بیان فرمایا ہے اور ایسا ڈانٹا ہے کہ اس نے نہ تو تصدیق کی تھی اور نہ نماز پڑھی تھی' لیکن خدا اور رسول کی تکذیب کی تھی اور احکام سے منہ موڑا تھا اور ناز کرتا ہوا اپنے گھر چل دیتا تھا' ایسے شخص سے کہا جائے گا کہ تیری کمبختی پر کمبختی آنے والی ہے' پھر تیری کمبختی پر کمبختی آنے والی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ ایسا پڑھا کہ سب عرب مسلمان ہو گئے اور ان پر اسی لئے پڑھا ہی گیا تھا تاکہ کفر کو چھوڑ کر اسلام میں داخل ہوں اور "اولی لک فاولی' ثم اولی لک فاولی" دو مرتبہ اس لئے فرمایا کہ حشر دو مرتبہ ہوگا' اس کے بعد فرماتے ہیں: "ایحسب الانسان ان یترک سدی' الم یک نطفۃ من منی یمنی" یعنی انسان کیا گمان کرتا ہے کہ وہ مفت چھوڑ دیا جائے گا' کیا وہ منی کا نطفہ نہیں تھا جو رحم میں بہایا جاتا ہے۔

جب امام صاحب اس جگہ پر پہنچے ہیں تو زور سے ایک جست لگائی اور محراب سے باہر آ گئے' پھر باہر سے جست کی اور محراب میں آ گئے اسی طرح کئی مرتبہ جست لگائی پھر ٹھہر گئے وہ کامل شخص تھے' اس لئے سنبھل گئے ورنہ کوئی دوسرا ہوتا تو برداشت نہ کر سکتا اور گر جاتا' اس لئے کہ ایسا حال تھا کہ پہاڑ بھی متحمل نہیں ہو سکتا تھا' لیکن انہوں نے برداشت کر لیا' اسی موقعہ پر یہ کہا جاتا ہے:

"کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست"

جب کوئی آیت کسی کو لطف دے جاتی ہے اور اس کی حلاوت وہ پا جاتا ہے تو اس کو وہی جانتا ہے اور اسے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔

جب آپ کے یہاں آ گیا ہوں تو آخر کیا بیان کروں' کیا غیبت شکایت کروں؟ یا کوئی کام کی بات کرنی چاہئے' اس لئے کہہ رہا ہوں کہ تلاوت سے اللہ تعالیٰ کا تقرب ہوتا ہے' چنانچہ اس وقت جو واقعات میں نے نقل کئے' اس میں ان تلاوت کرنے والوں کو قرأت قرآن میں اللہ سے تقرب ہوا' چنانچہ انہوں نے کہا کہ آیت نے مجھے پکڑ لیا۔

یہ تو آپ نے سنا کہ تلاوت قرآن سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے' اس کے بعد قاضی بیضاویؒ فرماتے ہیں: "تحفظا لالفاظه" یعنی تلاوت کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس سے الفاظ قرآن کا تحفظ ہوتا ہے' اس کے متعلق میں عرض کر چکا ہوں کہ اسی تحفظ کے لئے تمام مدارس کھلے ہوئے ہیں اور یہ اس کی حفاظت کا خدائی انتظام ہے' پس قاضی بیضاویؒ نے جو فرمایا کہ تلاوت سے اللہ تعالیٰ کا تقرب ہوتا ہے اور تلاوت کی جائے گی تو الفاظ قرآن کے محفوظ رہیں گے' یہ بالکل صحیح و درست ہے۔

قرآن شریف اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ عشاق کے لئے اس دار دنیا میں بجز کلام اللہ کے اور کوئی چیز تسلی کی نہیں ہے' اللہ تعالیٰ تو مخفی ہیں' اس لئے وہ خود تو نظر آتے نہیں' لہٰذا اب ان کے عشاق کے لئے اگر تسلی کا کوئی ذریعہ ہے تو یہی کلام اللہ ہے' وہ اسی سے تلذذ حاصل کرتے ہیں۔

مثنوی میں مولانا رومؒ نے مجنوں کا ایک واقعہ لکھا ہے:

دید مجنوں را یکے صحرا نورد
در بیابان غمش بنشستہ فرد
ریگ کاغذ بود و انگشتاں قلم
می نمودے بہر کس نامہ رقم
گفت اے مجنون شیدا چیست ایں
می نویسی نامہ بہر کیست ایں

یعنی ایک مسافر نے مجنوں کو اپنے غم کے بیاباں میں تنہا بیٹھا ہوا دیکھا اور آنحالیکہ ریت کاغذ تھی اور انگلیاں قلم یعنی وہ اپنی انگلیوں سے ریت پر کچھ لکھ رہا تھا تو اس نے کہا کہ اے عاشق مجنوں یہ کیا ہے اور کس کے نام خط لکھ رہے ہو:

گفت مشق نام لیلیٰ می کنم
خاطر خود را تسلی می دہم

اس نے کہا کہ اپنی لیلیٰ کے نام کی مشق کر رہا ہوں اور اپنے دل کو اسی سے تسلی دے رہا ہوں۔

تو حضرات! اس واقعہ کو اس بات پر لاتے ہیں کہ جس طرح مجنوں لیلیٰ لیلیٰ لکھ کر اپنے دل کو تسلی دیتا تھا' اسی طرح اللہ والے ذکر اللہ سے اور اللہ اللہ سے تسلی حاصل کرتے ہیں' لیکن میں اس واقعہ کو اس پر لا رہا ہوں کہ معشوق حقیقی سے ان کے عشاق کو تسلی کلام اللہ کی تلاوت ہی سے ہوتی ہے' اس لئے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تجلی ہے' پس جتنی تجلی اور نشاط اور جس قدر لذت و حلاوت ان کو تلاوت سے حاصل ہوتی ہے کسی اور چیز سے نہیں۔

جب عارف تلاوت کرتا ہے تو اس کا رواں رواں اس سے لذت حاصل کرتا ہے' کان بھی سنتا ہے اور تمام بدن سننے لگتا ہے گویا تمام بدن ہی کان بن جاتا ہے اور تلاوت کلام اللہ اس کے رگ و ریشہ میں سرایت کر جاتی ہے۔

حضرت مولانا گنگوہیؒ فرماتے ہیں کہ ذکر جب تمام بدن میں سرایت کر جاتا ہے تب سستی بدن کی دور ہو جاتی ہے' اس سے معلوم ہوا کہ ذکر تمام بدن میں سرایت کرتا ہے۔

ذکر جس طرح دل میں ہوتا ہے' اسی طرح تمام بدن اس سے ذاکر ہو جاتا ہے اور جب قرآن شریف کی لذت قلب میں آ جاتی ہے تو دنیا کی کوئی لذت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی' اسی لئے کہ دنیوی لذتیں جسمانی ہیں اور یہ لذت روحانی ہے جو خداوندی لذت ہے' اس کے سامنے کوئی لذت بھی باقی نہیں رہتی' جس طرح عمدہ اور میٹھی چیز کھانے سے زبان کو لذت ملتی ہے' اسی طرح تلاوت سے زبان کو بھی ایک لذت و حلاوت ملتی ہے اور اس میں آدمی ایسا محو ہو جاتا ہے کہ تمام بدن ہی زبان بن جاتا ہے اور نغمائے جنت کی حلاوت سے بھی یہ حلاوت کہیں بڑھ کر ہے' کیونکہ وہ حلاوت بھی جسمانی ہوگی اور یہ حلاوت روحانی ہے' اللہ تعالیٰ ایک مقام پر اہل کتاب کی مذمت کے بعد پھر ان میں سے جو مسلمان ہو گئے تھے' ان کی مدح میں فرماتے ہیں:

"یہ اہل کتاب سب برابر نہیں بلکہ انہی اہل کتاب میں سے ایک جماعت وہ بھی ہے جو دین حق پر قائم ہے اور اللہ کی آیتیں (یعنی قرآن) اوقات شب میں پڑھتی ہے اور وہ لوگ نماز بھی پڑھتے ہیں۔"

اس آیت سے عبداللہ بن سلام وغیرہ جو اہل کتاب میں سے تھے' ایمان لائے اور مومن مخلص ہو گئے' ان کی مدح اللہ نے فرمائی ہے' اگر ان کی مدح نہ فرماتے اور اہل کتاب کی مذمت عام رہ جاتی تو یہ لوگ جو مخلص تھے' وہ ختم ہی ہو جاتے' اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی تسلی کے لئے آیت نازل فرما دی۔

اور ان کے اوصاف میں خصوصیت کے ساتھ یہ بھی ذکر فرمایا کہ شب کے اوقات میں آیات اللہ کی تلاوت کرتے ہیں' اہل اللہ کے لئے یہ عمل

ہے کہ وہ رات کی ساعات میں اللہ تعالیٰ کی آیات تلاوت کرتے ہیں اور اسی سے تسلی اور تلذذ حاصل کرتے ہیں۔

اور تلاوت کا تیسرا فائدہ قاضی بیضاویؒ نے یہ فرمایا کہ "استکشاف لمعانیہ" یعنی تلاوت ہی سے معانی کا انکشاف بھی ہوتا ہے' اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ آدمی تلاوت کرتا جاتا ہے اور اسی تلاوت ہی کی وجہ سے اس کو قرآن سے مناسبت بڑھتی رہتی ہے اور رفتہ رفتہ ایسی مناسبت ہوجاتی ہے کہ خود بخود معانی قرآن کا القا اس کے قلب پر ہونے لگتا ہے اور آیات کے معانی اس پر منکشف ہونے لگتے ہیں' چنانچہ کتابوں میں لکھا ہے کہ بعض بزرگ ایسے بھی گزرے ہیں جن کو تین چار آیتیں بھی یاد نہیں تھیں لیکن بڑے بڑے علماً آیات کے مطالب دریافت کرنے کے لئے ان کی طرف رجوع کرتے تھے وہ قرآن کے معانی بیان فرمایا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی مراد بتلاتے تھے۔

اگر آپ یہ کہیں کہ ہم تو جاہل ہیں' قرآن کو کیسے سمجھیں؟ تو ہم آپ سے یہ کہیں گے کہ قرآن شریف اسی لئے اتارا گیا ہے کہ آپ کا جہل دور ہو' علماً لکھ رہے ہیں کہ مومن کو علم تلاوت ہی سے حاصل ہوتا ہے' چنانچہ اس سلسلہ میں میں نے طبقات کبریٰ سے امام احمد بن حنبل کا واقعہ نقل کیا تھا' جس سے معلوم ہوا کہ تلاوت سے جو تقرب ہوتا ہے وہ فہم معنی پر موقوف نہیں بلکہ تلاوت خواہ بہ فہم ہو یا بغیر فہم' موجب قرب ہوتی ہے اور علامہ سید علی دمیری نے اس کا خوب ہی مطلب بیان فرمایا ہے کہ بہ فہم کا تعلق علماً شریعت سے ہے' اس لئے کہ کلام اللہ کو سمجھنے کے لئے ان کو نظر وفکر کرنا ضروری ہے کیونکہ ان کے پاس اس کے علاوہ دوسرا کوئی ذریعہ نہیں' جس سے معانی تک رسائی ہوسکے اور بغیر فہم کو علماً حقیقت کے ساتھ متعلق فرمایا ہے' اس لئے کہ انفوس قدسیہ کو نظر وفکر کی ضرورت ہی نہیں' اللہ تعالیٰ ان کو خود سمجھاتے ہیں اور وہ جیسے جیسے تلاوت کرتے جاتے ہیں' ان پر معانی منکشف فرماتے جاتے ہیں پھر ان کو نظر وفکر کی ضرورت ہی کیا ہے' بلکہ یہ حضرات تو فکر ونظر کو اور معانی کی طرف توجہ کو اپنے اور خدا کے درمیان حجاب سمجھتے ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ تلاوت ہی تقرب الی اللہ کا بھی ذریعہ ہے اور اسی سے معانی بھی منکشف ہوتے ہیں لہٰذا آپ سے کہتا ہوں کہ بزرگوں نے اس کو کیا ہے اور اسی سے ان کو قرب حاصل ہوا اور ان پر معانی بھی منکشف ہوئے تو یہ بزرگوں کا آزمایا ہوا نسخہ ہے' اس میں شبہ کی کوئی بات نہیں رہی' آپ بھی آزمایئے اور تلاوت شروع کیجئے جس قدر زیادہ تلاوت ہوگی' اسی قدر زیادہ مناسبت قرآن سے ہوگی اور جتنی زیادہ مناسبت ہوگی' اتنا ہی معانی کا انکشاف ہوگا اور تلاوت کی لذت وحلاوت روز بروز بڑھتی جائے گی۔

جب سے میں نے تلاوت قرآن پر بحث کی ہے اور اس پر زیادہ زور دینا شروع کیا ہے کہ تلاوت سے قرب فہم معنی پر موقوف نہیں بلکہ تلاوت ہی سے معانی بھی منکشف ہونے لگتے ہیں اور اس سلسلہ میں مستقل ایک کتاب لکھ دی تو لوگوں نے اس طرف توجہ کی اور اب میرے پاس برابر خطوط آرہے ہیں کہ جب سے یہ مضمون دیکھا ہے تلاوت کی شان بدل گئی ہے اور تلاوت سے فائدہ محسوس ہورہا ہے' پس یہ صالحین کا تجربہ ہے اب آپ اس کو کیوں نہیں تسلیم کیجئے گا؟ آپ بھی عمل کرکے دیکھ لیجئے اور اگر تقرب اللہ تعالیٰ کا چاہتے ہیں تو ذرا اپنی نیت کی تصحیح کیجئے اور توبہ استغفار کرکے تجدید ایمان اور قرآن شریف کی عظمت کے استحضار کے ساتھ تلاوت کیجئے' دیکھئے آپ کو کچھ دنوں بعد اس کی لذت وحلاوت ملتی ہے یا نہیں اور قرب حاصل ہوتا ہے یا نہیں؟ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر آپ اس طرح تصحیح نیت وتجدید ایمان اور عظمت کے استحضار کے ساتھ دل سے کلام اللہ تعالیٰ کی تلاوت کریں گے تو انشاء اللہ بہت جلد اس کا نفع پائیں گے اور اللہ تعالیٰ سے وجداناً قرب محسوس کریں گے۔ میں نے بہت کچھ کہہ دیا' امید ہے کہ آپ لوگوں نے سنا ہوگا اور سامع قبول سے سنا ہوگا' اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆..........☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار' میٹھادر کراچی
فون: 745573

جہدِ مسلسل کا لازوال سبق

وان الفرج مع الکرب وان مع العسر یسرا:

اس ارشاد کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ پریشانیوں مصیبتوں اور غم و اندوہ میں گھر کر کے صبر وشکر اور عزم وہمت کے دامن کو نہ چھوڑ بیٹھنا' بلکہ جہد مسلسل اور عمل پیہم میں لگے رہنا' اور اس یقین کے ساتھ برابر جدوجہد جاری رکھنا کہ ہر مصیبت کے بعد راحت کا آغاز ہوتا ہے' ہر پریشانی کے درمیان سے کامیابی کی کرن پھوٹتی ہے اور ٹھوکر کھا کر تجربہ کی دولت میسر آتی ہے۔

انسانی فطرت:

عام طور پر انسان جب پریشانیوں اور ناکامیوں میں گھرتا ہے تو مایوسی اور ناامیدی کا شکار ہو کر ہاتھ پیر ڈال دیتا ہے' زندگی کو بوجھ سمجھنے لگتا ہے' عقل و ہوش کھو بیٹھتا ہے اور پھر بیکاری' سستی' کاہلی اور کم ہمتی کا مریض بن جاتا ہے' وہ لوگوں کا سامنا کرنے سے کترانے لگتا ہے' تنہائی کو پسند کرنے لگتا ہے' اپنی قسمت پر آنسو بہانے اور آہیں بھرنے کے سوا اس کا کوئی کام نہیں رہتا' وہ عقل وفہم' صحت وتندرستی رکھنے کے باوجود زندہ لاشے میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ احساس کمتری اور اندیشہ کمتری ہر چہار جانب سے اس کو آگھیرتے ہیں۔ اب وہ کچھ کرنا بھی چاہتا ہے تو نہیں کر پاتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مندرجہ بالا ارشاد کے ذریعہ اپنی امت کو ناامیدی اور مایوسی کے لاعلاج مرض سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آزمائشوں کے دوران بدحواس ہو کر جدوجہد سے کنارہ کشی نہ اختیار کر لینا' بلکہ عقل و

مولانا اشہد رشیدی صاحب

دانش اور عزم وحوصلہ کے ساتھ مقصد تک پہنچنے کی کوشش کرتے رہنا۔ کیونکہ کامیابی کے دروازے تک پہنچنے کا راستہ ناکامی کی شاہراہ سے ہو کر گزرتا ہے' عسرتنگی اور ناکامیوں کے بادلوں کے پرے جہاں اور بھی ہے' صرف عزم' حوصلے اور ہمت کی ضرورت ہے صبر وضبط اور قوت برداشت کو جلا بخشنے والا نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مصیبت زدوں' پریشان حال لوگوں اور غم واندوہ کی بھٹی میں تپنے والوں کے لئے مہمیز کا کام دیتا ہے۔ جس کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باور کرا دینا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دکھوں کے ساتھ راحتوں کو اور آزمائشوں کے ساتھ کامیابیوں کو جمع کر دیا ہے۔ اس لئے ایک مسلمان کو ناامیدی سے کوسوں دور رہتے ہوئے سعی مسلسل کرتے رہنا چاہئے اور زندگی کے کسی بھی مرحلہ میں رب ذوالجلال سے مایوس نہیں ہونا چاہئے' کیونکہ یہ تو گمراہ لوگوں کا شیوہ ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ رب العزت حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جملہ نقل کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

''ومن یقنط من رحمة ربه الا الضالون.''

ترجمہ: ''اپنے رب کی رحمتوں سے گم کردہ راہ شخص ہی ناامید ہوتا ہے''۔

اسی طرح اللہ رب العزت قرآن کریم میں دوسری جگہ منافقین کی بے صبری اور مایوسی کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

''کچھ لوگ (منافقین) اللہ کی عبادت بالکل کنارہ پر (کفر اسلام کی سرحد پر) کھڑے ہو کر کرتے ہیں' اگر ان کو کسی طرح کی بھلائی پہنچ جاتی ہے تو اسلام سے مطمئن ہو جاتے ہیں اور اگر کسی آزمائش میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو عزم وحوصلہ سے کام لینے کے بجائے

الٹے پاؤں واپس ہوجاتے ہیں (یعنی اسلام کو چھوڑ بیٹھتے ہیں)۔"(الحج:۱۱)

دنیا کے موجودہ احوال کے پیش نظر امت کے بہت سے افراد مایوسی میں مبتلا نظر آتے ہیں' دشمنوں میں گھری ہوئی امت محمدیہ کو ظلم و ستم' ناانصافی اور مصائب میں مبتلا پاکر مستقبل سے ناامید ہورہے ہیں' اور بسا اوقات تحریروں اور تقریروں میں علی الاعلان امت کی فلاح' کامیابی' ترقی اور عزت وعظمت کے حوالے سے ناامیدی اور مایوسی کا اظہار کردیا جاتا ہے' جبکہ آقائے نامدار حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مصائب کے طوفانوں' آزمائش کی بھٹیوں اور پریشانیوں کے تیز وتند جھونکوں میں بھی عزم وحوصلہ کی چٹانیں بن کر ہر طرح کے دل دہلا دینے والے حالات کا بھرپور انداز میں جم کر مقابلہ کیا' کتنے ہی حوصلہ شکن احوال کا جواں مردی اور اولوالعزمی سے سامنا کیا' تا آنکہ اللہ رب العزت نے اپنے ارشاد کے مطابق کلفتوں کے بعد راحتوں اور کامیابیوں کی راہیں آپ پر کھول دیں' اور پھر ہر طرح کی فتح و نصرت آپ کو میسر آئی امت اسلامیہ اور عالم اسلام کے موجودہ احوال سے پست حوصلہ ہونے کے بجائے دنیوی اور دینی ہر دو سطح پر کامیابیوں اور نجات کے حصول کی جدوجہد مسلسل جاری رکھنی چاہئے اور اس بات کا یقین رکھتے ہوئے اپنی سی کوشش کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ رب العزت ایک دن یقیناً اسلام کو پھر ماضی کی طرح سے تقدس اور عظمت کے بام عروج پر پہنچائے گا اور مسلمانوں کو ان کی عظمت رفتہ سے مالا مال کرے گا' چنانچہ ارشاد نبوی ہے:

"زمین پر کوئی کچا یا پکا گھر ایسا نہیں باقی رہے گا کہ جس میں اللہ تعالیٰ اسلام کے کلمہ کو داخل نہ کردے' چنانچہ قبول کرنے والوں کو عزت ملے گی اور انکار کرنے والوں کے ہاتھ ذلت اور خواری آئے گی۔" (مشکوٰۃ شریف/۱۶)

دنیا کے حالات یہ بتاتے ہیں کہ عنقریب اس دور کا آغاز ہونے والا ہے جس کا ذکر مندرجہ بالا روایت میں کیا گیا ہے' اس لئے ناموافق احوال سے بےزار ہوکر مایوسی کا شکار ہونے کے بجائے حسب توفیق ربانی جدوجہد کرتے رہنا چاہئے۔ احادیث مبارکہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ رب العزت جس قوم کے ساتھ بھلائی اور خیرخواہی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو آزمائشوں اور فتنوں میں مبتلا کرتا ہے' مشرکین یہود ونصاریٰ اور دیگر اقوام عالم کے لئے اس دنیا ہی کو جنت بنادیا گیا ہے' اس لئے راحتیں چین وسکون نیز مال ودولت کی فراوانی ان کو منجانب اللہ عطا کی جاتی ہے اور اہل اسلام کے لئے یہ دنیا قید خانہ کی حیثیت رکھتی ہے' اس لئے اللہ رب العزت ان سے اپنی محبت اور اپنائیت کا اظہار کرتے ہوئے پریشانیوں اور مصیبتوں میں مبتلا کرکے آخرت کی نہ ختم ہونے والی زندگی میں بے حساب اجر و ثواب عطا فرمانا چاہتا ہے' چنانچہ ارشاد نبوی ہے:

"بے شک زبردست اجر وثواب سخت ترین مصائب کے ساتھ جڑا ہوا ہے' اللہ تعالیٰ جب کسی سے محبت کرتا ہے تو اس کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے جو اس دوران اللہ سے راضی رہے گا اس کو اللہ کی رضا نصیب ہوگی اور جو بے صبری اور ناراضگی کا اظہار کرے گا اس کو اللہ کی ناراضگی ملے گی۔" (الترمذی)

کلمہ گو شخص کو تو کبھی بھی پریشانیوں سے نہیں گھبرانا چاہئے کیونکہ اس کی زندگی تو نشیب وفراز سے پر ہی رہا کرتی ہے۔ ہاں البتہ منافق اور کافر پریشانیوں اور مصیبتوں میں گھر کرکے ٹوٹ جاتا ہے اور بکھر جاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے:

"مومن کی مثال کھیتی کے ان تروتازہ پودوں کی سی ہے کہ جن کو ہوائیں جھکاتی رہتی ہیں' کبھی وہ زمین بوس ہوجاتے ہیں اور دوسرے ہی لمحے سیدھے کھڑے ہوجاتے ہیں (اسی طرح زندگی کی ترشی اور مٹھاس کا مزہ چکھتے ہوئے مومن) موت سے جاملتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے اس درخت کی سی ہے جو مضبوطی کے ساتھ زمین پر گڑا ہوا ہو' جب اس کو کوئی زک پہنچتی ہے تو ایک ہی مرتبہ میں اکھڑ کرکے گرجاتا ہے۔" (متفق علیہ)

اللہ تعالیٰ جل شانہ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات بالا کی روشنی میں ہم سب کو عزم و ہمت اور حوصلہ کی نعمت سے نوازے اور اپنے فضل وکرم سے ہر طرح کی پریشانیوں کو دور فرماکر خیر و عافیت راحت اور سکون نصیب فرمائے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

توبہ کی ضرورت

محمد اقبال قریشی

توبہ کی فضیلت میں آیات مبارکہ:

۱:..... ''یقیناً اللہ تعالیٰ محبت رکھتے ہیں توبہ کرنے والوں سے اور محبت رکھتے ہیں پاک صاف رہنے والوں سے۔'' (البقرہ:۲۲۲)

فائدہ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر انسان شب و روز بارگاہ ایزدی میں توبہ و استغفار کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اسے دوست رکھتے ہیں جیسا کہ حدیث میں توبہ کرنے والا اللہ کا دوست ہے۔

۲:..... ''اے ایمان والو! تم اللہ کے آگے سچی توبہ کرو' امید ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ معاف کردے گا' اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا' جس کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی۔'' (التحریم:۸)

فائدہ: ''توبوا الی اللہ'' وجوب توبہ خالصہ پر نص ہے۔ (مسائل السلوک)

۳:..... ''مگر جو توبہ کرے اور ایمان لے آوے اور نیک کام کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے گناہوں کی جگہ نیکیاں عنایت فرمائے گا۔'' (الفرقان:۷۰)

فائدہ: اس آیت میں حق تعالیٰ شانہ نے بیان فرمایا ہے کہ توبہ قبول ہونے کی شرط ایمان ہے' کیونکہ کافر کی توبہ مقبول نہیں' ہاں باقی خود گناہ معاف ہونے کے لئے عمل صالح کی ضرورت نہیں' تبدیل سیئات بہ حسنات میں اس دوسری شرط کی ضرورت ہے۔ (تیسیر الاصلاح ص:۱۴۰)

توبہ کی فضیلت میں احادیث مبارکہ:

۱:..... ''جس شخص نے گناہ کے بعد توبہ کرلی' وہ گناہ پر ہٹ کرنے والوں میں سے نہیں' گناہ گار تو سب ہیں مگر ان میں اچھے وہ ہیں جو گناہوں سے توبہ کرتے رہتے ہیں۔'' (تفصیل التوبہ ص:۴۰)

۲:..... ''قسم اس ذات پاک کی جس کے قبضے میں میری جان ہے' اگر تم اس قدر خطائیں کرو کہ تمہاری خطائیں آسمان اور زمین کے خلا کو بھر دیں اور پھر تم اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو تو بے شک اللہ تعالیٰ تم کو بخش دیں گے۔'' (الاستبصار فی فضل الاستغفار)

۳:..... ''گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔''

توبہ کی حقیقت:

توبہ کے لغوی معنی رجوع کرنے اور بعید سے قریب کی طرف لوٹ آنے کے ہیں۔ (تبلیغ دین ص:۱۹۴' اردو' امام غزالیؒ) شرعی اصطلاح میں معصیت سے طاعت کی طرف لوٹنے اور رجوع ہونے کا نام توبہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ''التوبة ندم'' یعنی توبہ ندامت اور شرمندگی کا نام ہے۔ بہرحال توبہ کی روح اور حقیقت وہ اندرونی ندامت اور دلی شرمندگی ہے جو گناہ پر پچھتاوے سے انسان میں پیدا ہوتی ہے۔ روحانی نفسیات کے ماہر علماً اہل باطن نے ندامت و شرمندگی کے اس مقام اور درجہ کی نشاندہی فرمائی ہے جو توبہ کے سلسلہ میں معتبر اور مقصود ہے: ''وھو تحرق الحشا علی الخطا وتالم القلب علی اللمم'' یعنی ندامت دل کی اس بے کلی اور باطن کی اس سوزش کا نام ہے جو کسی غلطی اور قصور پر انسان میں پیدا ہوتی ہے۔

توبہ کی ماہیت:

خطا کو یاد کرکے دل دکھ جانا اور اس کے لئے لازم ہے اس گناہ کو ترک کردینا اور آئندہ پختہ ارادہ رکھنا کہ اب نہ کریں گے اور خواہش کے وقت نفس کو روکنا۔ (تعلیم الدین ص:۱۱۰)

توبہ تمام اعمال کی بنیاد ہے:

مسلمان ہونے کے معنی "توبہ عن الشرک والکفر" کے ہیں اس طرح توبہ اول الاعمال ہوئی' کیونکہ اسلام لانے کے بعد ہی تمام اعمال صالحہ قبول ہوتے ہیں۔

ہمیں ہر وقت توبہ کی ضرورت ہے:

اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ہمارا کوئی وقت گناہ سے خالی نہیں' کیونکہ گناہ کا خلاصہ ہے خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرنا۔ اب دیکھو کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں کس کس بات کا حکم کیا ہے؟ اور کن کن کاموں سے منع فرمایا ہے؟ اور ہم ان میں سے کتنے امور سے بچتے ہیں؟ تو معلوم ہوگا کہ ہمارا کوئی وقت گناہوں سے خالی نہیں' لوگوں نے صرف گناہوں کی موٹی موٹی فہرست چوری' زنا' جوا وغیرہ یاد کر رکھی ہے' گناہ کی حقیقت کی خبر نہیں۔ (تفصیل التوبہ ص:۵) اس لئے ہمیں ہر وقت توبہ کی ضرورت ہے۔

اعمال میں نورانیت پیدا ہونے کے لئے توبہ کی ضرورت ہے:

گناہ میں یہ خاصہ ہے کہ حق تعالیٰ کی یاد سے دل گھبراتا ہے' جیسے مجرم حاکم کے سامنے جانے سے گھبراتا ہے' چاہے وہ کچھ بھی نہ کہے' ایک مرتبہ گڑگڑا کر وظیفہ پڑھئے اور تلاوت کیجئے' پھر ٹٹولئے' میں بہ قسم کہتا ہوں کہ زمین و آسمان کا فرق ہوگا۔ اس وقت فرحت و شگفتگی ہوگی' اور امید قوی ہوگی فضل کی۔ (اول الاعمال ص:۴۲) پس کسی طاعت کی قبولیت کے لئے توبہ عن المعاصی شرط نہیں' لیکن عمل کی نورانیت کے لئے توبہ عن المعاصی شرط ہے' ورنہ اعمال میں نورانیت نہ ہوگی۔ (اول الاعمال ص:۳۹) اور اگر اعمال میں نورانیت نہ ہوگی تو اس محرومی کی بنا پر ایک گناہ سے دوسرا گناہ پیدا ہوگا۔ (اول الاعمال ص:۴۰)

آفات ارضی وسماوی کا اصلی سبب دراصل ہمارے گناہ ہیں:

حدیث شریف میں ہے کہ بے شک بندہ رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے' اس برائی کے سبب جو وہ کرتا ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آج کل ہم پر جو نئے نئے مصائب آ رہے ہیں' ان کا اصلی سبب ہمارے گناہ ہیں۔

جب میں کہتا ہوں الٰہی صورت احوال دیکھ
حکم ہوتا ہے کہ اپنا نامہ اعمال دیکھ

بعض لوگوں پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں: ہائے ہم سے کون سا گناہ ہو گیا ہے' جس کا یہ سبب ہے؟ اس پر حکیم الامت تھانوی قدس سرہ' نے فرمایا کہ مجھے لوگوں کی اس حرکت پر تعجب ہے کیونکہ ہم میں وہ کون ہے کہ ہر وقت کسی نہ کسی گناہ میں مبتلا نہیں رہتا؟ تو تعجب تو آفات میں مبتلا نہ رہنے پر کرنا چاہئے تھا۔ (ترک المعاصی ص:۱۵) حق سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: "اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سچی توبہ کرو۔" حق تعالیٰ شانہ کی رحمت و عنایت ملاحظہ کیجئے کہ یوں نہیں فرمایا کہ بالکل گناہ ہی نہ کرو' بلکہ یہ فرمایا کہ اگر گناہ ہو جائے تو توبہ کرو۔ (ضرورت التوبہ ص:۳۴) جب تک مرض کی اصلی جڑ کا استیصال نہ کیا جائے' مرض نہ جائے گا' پس جب تک کہ معصیت نہ چھوڑیں گے' ان بلاؤں سے خلاصی نہیں ہو سکتی۔ (الاستغفار ص:۱۲)

توبہ نہ کرنے کے اسباب:

(۱) گناہ کا لذیذ معلوم ہونا: بعض لوگ معصیت اس لئے ترک نہیں کرتے کہ

اب تو آرام سے گزرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے

کیوں صاحب! اگر کوئی شخص آپ کو زہر بھرا لڈو لا کر دے تو کیا اپنے قول کے موافق وہاں بھی یہی کہوگے کہ کل کے دن کی کیا خبر کیا گزرے؟ اب تو لڈو کھانے کو ملتا ہے' یا اس کے انجام بد پر نظر کر کے اس کو ترک کر دو گے؟ تو کیا قیامت آپ کے نزدیک کل سے کچھ زیادہ دور ہے؟ صاحبو! کل کے چار بجے تک تو چوبیں گھنٹے یقینی ہیں اور قیامت کے متعلق تو چوبیں منٹ کی بھی خبر نہیں اس لئے کہ:

"شاید ہمیں نفس کہ نفس واپسیں شود"

(ترک المعاصی ص:۱۵)

(۲) تقدیر کا بہانہ: بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جو تقدیر میں لکھا ہے' وہ ضرور ہو کر رہے گا' پھر نہ طاعت سے کچھ فائدہ' نہ گناہ سے کچھ ضرر۔ مگر تعجب یہ ہے کہ تقدیر دنیا کے کاموں میں کہاں چلی جاتی ہے؟ ہم نے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس نے تقدیر کے بھروسہ کھانا چھوڑ دیا ہو۔ (تفصیل التوبہ ص:۲۱)

(۳) حق تعالیٰ کے غفور و رحیم ہونے پر بھروسہ: ایک مانع توبہ یہ ہے کہ بندہ سمجھتا ہے کہ خدا تعالیٰ غفور و رحیم ہیں' ان کو ہمارے گناہ بخش دینا کیا مشکل ہیں' مگر ہم نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ خدا کی رحمت کے بھروسے پر اس نے زہر کھا لیا ہو۔

(۴) توبہ کے بعد پھر گناہ ہو جانے کا خوف: بعض لوگ توبہ اس لئے نہیں کرتے کہ شاید آئندہ توبہ ٹوٹ جائے اور پھر گناہ ہو جائے' حالانکہ صدق دل سے اگر توبہ کی جائے تو وہ مقبول ہو جاتی ہے اور اگر خدانخواستہ توبہ ٹوٹ جائے تو دوبارہ کر لے۔ حق سبحانہ کی رحمت بے انتہا ہے' حدیث میں ہے' سبحان اللہ!

دن میں ستر مرتبہ توبہ شخص کو بھی گناہ پر اصرار کرنے والا نہیں فرمایا۔ خوب کہا:

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ میں درگہ نومید نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

(۵) آخر عمر میں توبہ کا عزم: بعض لوگ اس لئے توبہ نہیں کرتے کہ ابھی تو ساری عمر پڑی ہے بڑھاپے میں توبہ کرلیں گے لیکن کیا خبر بڑھاپا بھی آئے گا۔ شاید ہمیں نفس کہ نفس واپسیں شود حالانکہ انسان کو ایک سیکنڈ کا پتہ نہیں' اس لئے فوراً توبہ کرلینا چاہئے:

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

(۶) گناہ کا علم نہ ہونا: بعض لوگ اس لئے توبہ نہیں کرتے کہ ان کو خبر بھی نہیں کہ ہم سے کون کون سے گناہ ہورہے ہیں؟ ان کو چاہئے کہ اخلاق کی کتابیں پڑھیں یا کم از کم مفتی اعظم پاکستان حضرت اقدس سیدی مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ کا رسالہ "گناہ بے لذت" دیکھ لیں۔

(۷) توبہ کے بھروسے پر گناہ: بعض لوگ اس لئے گناہ کرتے ہیں کہ جب توبہ کریں گے تو وہ محو ہوجائے گا' حالانکہ جس گناہ کے وقت آئندہ توبہ کرنے کا قصد ہو' وہ توبہ مقبول نہیں' دیکھو تم پٹی بندھوانے کے خیال سے اپنے آپ کو زخمی نہ کرنا۔

(۸) اپنے گناہوں کو بڑا سمجھنا: بعض لوگ اس خیال سے توبہ نہیں کرتے کہ ہم نے پہاڑ جیسے عظیم گناہ کئے ہیں' وہ کیسے معاف ہوسکتے ہیں؟ حالانکہ حق سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت اتنی وسیع ہے کہ وہ کفر و شرک جیسے گناہ بھی توبہ سے معاف کردیتے ہیں' پھر گناہ کیوں معاف نہ فرماویں گے؟ ان کا کام ہی مغفرت فرمانا ہے۔

ہر گناہ کی توبہ الگ ہے:

پہلے سب گناہوں سے پوری طرح توبہ کرے اور اگر کوئی عبادت' جو اس کے ذمہ واجب تھی' جیسے نماز' روزہ وغیرہ' چھوٹ گئی ہو تو اس کی قضا ادا کرے اور اگر لوگوں کے اس کے ذمہ کچھ حقوق ہوں تو ان کی ادائیگی کی فکر میں لگ جائے یا حق والوں سے معاف کرائے۔ (تسہیل قصد السبیل ص:۵)۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ توبہ سے نماز' روزہ وغیرہ علی الاطلاق معاف ہوجاتے ہیں' یہ غلط ہے بلکہ ان کے ادا نہ کرنے سے جو گناہ ہوا تھا' وہ گناہ معاف ہوجاتا ہے' ان کی قضا ادا کرنا ضروری ہے' اسی طرح حقوق العباد بغیر مستحق کو ادائیگی یا اس سے معاف کرائے بغیر محض توبہ سے معاف نہیں ہوتے۔ حقوق العباد کی ادائیگی کا التزام حقوق اللہ سے زیادہ کرنا چاہئے' کیونکہ حق تعالیٰ شانہ کی وسیع و بے پایاں رحمت سے ہر وقت امید عفو و مغفرت ہوسکتی ہے' لیکن بندوں سے ایسی توقع محال ہے۔ اکثر لوگ اس میں کوتاہی کرتے ہیں' حقوق العباد کے معاملہ میں بڑی احتیاط لازم ہے۔

طریق تحصیل توبہ:

قرآن و حدیث میں جو وعیدیں گناہوں پر آئی ہیں' ان کو یاد کرکے سوچے' اس سے گناہ کرنے پر دل میں سوزش پیدا ہوگی۔ (تعلیم الدین ص:۱۱۰)

قبولیت توبہ کی علامت:

قبولیت توبہ کی علامت یہ ہے کہ اس گناہ کا نقش بالکلیہ ذہن سے محو ہوجائے' محو ہوجانے سے مراد یہ ہے کہ اس کا اثر خاص یعنی قلق طبع نہ رہے' گو یاد بھی رہے اور قلق اعتقادی بھی رہے۔ (انفاس عیسیٰ ص:۱۹۱' شریعت و طریقت ص:۱۴۴)

توبہ کا مسنون طریقہ:

حدیث میں ہے کہ جب گناہ ہوجائے' دو رکعت نماز پڑھو' پھر حق تعالیٰ سے دعا مانگو' الحاح و زاری کرو۔ رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بنا کر مانگو' پھر حق تعالیٰ سے دعا مانگو کہ اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف کردے۔ (اول الاعمال ص:۴۲)۔ یہ دعا بھی تین مرتبہ پڑھنا احادیث میں منقول ہے:

"اے اللہ! آپ کی مغفرت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے اور آپ کی رحمت میرے نزدیک اپنے عمل سے زیادہ امید کی چیز ہے' میرے نزدیک اپنے عمل سے۔"

ابقاء توبہ کا طریق:

سونے کے وقت عذاب الٰہی کا تصور کیجئے اور اپنے دن بھر کے گناہ یاد کیجئے' سوچئے کہ مجھ سے باز پرس ہوگی تو کیا جواب دوں گا؟ اس گناہ پر یہ عذاب تیار ہوگا تو اس سے نجات کیونکر ہوگی؟ اس سے خوف پیدا ہوگا اور توبہ کی توفیق ہوگی۔ بس توبہ کرکے سوجایئے' پھر صبح کو یاد رکھئے کہ رات حق تعالیٰ شانہ سے یہ عہد کیا تھا اور نگرانی رکھئے کہ اس کے خلاف نہ ہونے پائے' اگلے دن رات کو پھر ایسا کیجئے' اگر دن میں کچھ عہد شکنی ہو تو عذاب الٰہی کو یاد کرکے اس سے توبہ کیجئے' پھر صبح کو یاد رکھئے' اس طرح چند روز کیجئے' دیکھیں کہ کب تک توبہ ٹوٹتی ہے اور ابقاء توبہ نہیں ہوتا۔ (اول الاعمال ص:۴۵)

حق سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کو خالص سچی توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اور ہماری توبہ کو قبول فرمائیں۔ آمین۔ "انہ ھو التواب الرحیم"۔

ایک درویش صفت گورنر

محمد سراج الآفاق

آج کل اکثر زبانوں پر جمہوریت و بادشاہت کی گفتگو رہتی ہے' چھوٹے موٹے ہوٹلوں سے لے کر بڑے بڑے جلسوں تک یہ بات زیر بحث آتی ہے اور یہ فیصلہ نہیں ہو پاتا ہے کہ رعایا کی فلاح و بہبود کس نظام میں ہے' عام طور پر اس وقت جو رجحان پایا جارہا ہے وہ نظام جمہوریت کی موافقت ہی میں ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ نہ تو سو فیصدی شخصی حکومت ہی بہتر ہے اور نہ جمہوری بلکہ رعایا کی فلاح و بہبود کی ضامن وہ طرز حکومت ہے جس کی بنیاد اسلام نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں ڈالی اور خلفائے راشدین نے جس پر عمل کرکے دکھلایا کہ وہ نظام حکومت کوئی ایسا نظام نہ تھا جس پر عمل پیرا ہونے کے لئے کسی مافوق البشر طاقت کی ضرورت ہو۔

آئندہ سطور میں ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ایک گورنر کی مثال پیش کرتے ہیں' جس سے اندازہ ہوجائے گا کہ اسلام نے جہانبانی اور حکمرانی کے کیسے کیسے زندہ جاوید نمونے چھوڑے ہیں اور یہ نمونے ایسے ہیں کہ حکومت بھی اس کو اپنالے تو آج کے اس ایٹمی دور میں اس نظام کو شکست دینے والی کوئی طاقت دنیا کے پردے پر نہیں ہے۔

یہ قدرت کا انتظام ہی تو تھا کہ جب حضرت عمر فاروقؓ سے جہاں بانی کا کام لیا تھا تو ان کو ویسے ہی لاجواب و بے مثال ساتھی بھی دیئے گئے تھے ان کے انہیں ساتھیوں میں سے ایک ساتھی حضرت عمیر بن سعدؓ تھے جو حمص (شام) کے گورنر تھے۔

حضرت عمیرؓ جب حمص پہنچ گئے اور ان کو وہاں رہتے ہوئے ایک سال کی مدت بھی گزر گئی' مگر اس مدت میں وہاں کسی قسم کی آمدنی وصول نہیں ہوئی تو خلیفہ دوم امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں خط لکھ کر بلوایا اور یہ تاکید کردی کہ اس مدت میں جو رقم تم نے وصول کی ہو اپنے ساتھ لیتے آؤ۔

خط ملتے ہی حضرت عمیرؓ نے اپنا ڈنڈا ہاتھ میں لیا اور دارالخلافہ (مدینہ منورہ) چل پڑے' وہاں پہنچے تو راستہ کی تھکن اور گرد و غبار کی وجہ سے چہرہ غبار سے اٹ گیا تھا' دھوپ سے چہرہ کا رنگ بھی جھلس گیا تھا۔

امیر المومنین نے یہ حال دیکھا تو پوچھا تمہاری کیا حالت ہے؟

حضرت عمیرؓ نے جواب دیا: جیسا امیر المومنین ملاحظہ فرمارہے ہیں۔

میرے ساتھ دنیا لگی ہوئی ہے جسے لئے لئے پھر رہا ہوں۔

امیر المومنین: تمہارے پاس کیا کیا سامان ہے؟

حضرت عمیرؓ: یہ میرا تھیلہ ہے جس میں زادراہ ہے' میرا پیالہ ہے جس میں کھاتا پیتا ہوں اور یہ چھوٹا سا مشکیزہ ہے جس میں وضو کرنے اور پینے کے لئے پانی رکھتا ہوں ان کے علاوہ یہ میرا ڈنڈا ہے جس پر ٹیک لگالیتا ہوں اور ضرورت کے وقت دشمن کا مقابلہ کرتا ہوں۔

امیر المومنین: کیا تم پیدل چل کر آئے ہو؟

حضرت عمیرؓ: جی ہاں!

امیر المومنین: وہاں کوئی شخص ایسا نہ تھا' جو سواری کا انتظام کردیتا؟

حضرت عمیرؓ: نہ میں نے کسی سے اس کی فرمائش کی اور نہ خود ہی کسی نے اس کا بندوبست کیا۔

امیر المومنین: وہ مسلمان کتنے بداخلاق ہیں' جن کے پاس سے تم آرہے ہو۔

حضرت عمیرؓ: امیر المومنین خدا کا خوف کیجئے خدا نے ہم کو غیبت سے روکا ہے' میں نے ان مسلمانوں کو روزہ' نماز کرتے دیکھا ہے۔

امیر المومنین: اچھا یہ بتاؤ تمہیں یہ معلوم ہے کہ میں نے تم کو وہاں کس لئے بھیجا تھا؟ تم نے وہاں کیا کارگزاری کی؟

حضرت عمیرؓ: آپؓ نے مجھے جہاں بھیجا میں وہاں گیا' وہاں کے نیک لوگوں کو جمع کیا اور ان کو مختلف قسم کی آمدنیوں کی وصولی پر مقرر کیا پھر آمدنی ہونے پر میں نے اس کو اسی شہر کے ضروری اور شرعی

مصارف میں خرچ کر دیا۔

خلیفہ دوم ان کے ان بیان سے بہت خوش ہوئے اور حکم دیا کہ ان کو ان کے عہدہ پر بدستور قائم رکھا جائے۔

لیکن حضرت عمیرؓ دوبارہ اس ذمہ داری کو قبول کرنے پر آمادہ نہ ہوئے اور بولے:

امیر المومنین! اب میں اس کام سے معافی چاہتا ہوں' میں یہ ذمہ داری قبول نہ کروں گا۔

حضرت عمرؓ: کیوں؟

حضرت عمیرؓ: اس لئے کہ ہزار احتیاطوں کے باوجود ایک دن ایک غیر مسلم (عیسائی) کے لئے میرے منہ سے نکل ہی گیا کہ اللہ تجھے خوار کرے۔ ایسی صورت میں مجھے خدا کے مواخذہ کا ڈر لگا ہوا ہے' میں اس کے سامنے جواب دہی کی ہمت اپنے میں نہیں پاتا' یہ کہہ کر درویش صفت گورنر اپنے گھر چل دیئے جو مدینہ سے کافی فاصلہ پر تھا۔

کچھ دنوں کے بعد ایک دن حضرت عمر فاروقؓ نے سو دینار دے کر ایک شخص کو ان کے پاس روانہ کیا' یہ صاحب ان کے مکان پر پہنچے تو وہ ایک دیوار کے سہارے باہر ہی بیٹھے تھے ان کو دیکھ کر کہا:

آیئے تشریف رکھئے آج کدھر آنا ہوا؟

قاصد: مدینہ منورہ سے آرہا ہوں۔

حضرت عمیرؓ: امیر المومنین کا کیا حال ہے؟

قاصد: اچھے ہیں اللہ کے احکام اس کے بندوں پر نافذ کر رہے ہیں۔

حضرت عمیرؓ: اے اللہ! عمرؓ کی مدد کر وہ تیری راہ میں سرگرم ہے۔

قاصد نے عمیرؓ کے یہاں تین دن قیام کیا اور ان کے گھر کی یہ حالت تھی کہ مشکل سے روٹی کا ایک ٹکڑا میسر ہوتا تھا' جس کو مہمان کے سامنے رکھ دیتے تھے اور خود فاقہ سے رہ جاتے تھے۔

قاصد نے رخصت ہوتے وقت وہ دینار نکال کر پیش کئے اور کہا:

امیر المومنین نے آپ کی ضرورت کے لئے بھیجے ہیں۔

حضرت عمیرؓ کی غیرت مند طبیعت نے اس کو لینا گوارا نہ کیا بولے:

مجھ کو اس کی ضرورت نہیں' اور فوراً وہ رقم محتاجوں میں تقسیم کر دی۔

یہ حالت دیکھ کر قاصد مدینہ منورہ واپس آیا

باقی صفحہ 27 پر

HB®
TRUSTABLE MARK
Hameed® BROS JEWELLERS
3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

بنگلہ دیش اور قادیانی

پاکستان اور بنگلہ دیش دونوں ملکوں میں تحریک ختم نبوت کے حوالہ سے سرگرمیوں میں کچھ عرصہ سے اضافہ ہو رہا ہے' بنگلہ دیش میں قادیانیوں کے لٹریچر کو خلاف قانون قرار دے دیا گیا ہے جبکہ قادیانی امت کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے دینی حلقوں کی جدوجہد جاری ہے' عوامی جلسے اور مضامین کا سلسلہ جاری ہے' گزشتہ لندن سے بنگلہ دیشی عالم دین مولانا محمد عبدالمنتقم سلہٹی کا ایک مراسلہ آیا تھا کہ قادیانیوں نے اپنے دفاع میں ایک اشتہار وسیع پیمانے پر تقسیم کیا ہے' جس میں عوام کو مغالطہ دینے کے لئے نئی نکتہ آفرینیاں کی گئی ہیں' اس کے ساتھ بنگلہ زبان کے اس اشتہار کا اردو ترجمہ بھی تھا' جس کے جواب کے سلسلہ میں رابطہ قائم کیا گیا تھا۔

اس اشتہار میں بہت سے روایتی سوالات واعتراضات ہیں جو سینکڑوں بار دہرائے گئے ہیں اور سینکڑوں بار ان کا جواب دیا جا چکا ہے مگر ایک دو باتیں نئی بھی تھیں' ایک نکتہ یہ تھا کہ کیا موجودہ مسلم حکومتوں کو یہ اختیار شرعاً حاصل ہے کہ وہ کسی فرد یا گروہ کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیں؟ اس کے جواب میں ہم نے عرض کیا کہ اگر قرآن وسنت کی بنیاد پر خلافت یا اسلامی امارت کا نظام قائم ہو تو یہ اختیار اسی کی ہے کہ کسی شخص یا گروہ کو اسلام کے عقائد سے انحراف کی بنیاد پر دائرہ اسلام سے خارج قرار دے اور اس کا فیصلہ شرعاً نافذ ہوگا لیکن اگر کوئی مسلمان حکومت اسلامی امارات کے معیار پر پوری نہیں اترتی تو اس کا یہ اختیار فی الواقع محل نظر ہوگا اور اسلامی امارت کے خلا کی صورت میں یہ ذمہ داری علماً کرام اور دینی اداروں کی طرف منتقل ہو جائے گی اور ان کا فیصلہ نافذ العمل ہوگا' اس لئے موجودہ مسلمان حکومتوں سے ہمارا مطالبہ یہ نہیں ہے کہ وہ قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کا شرعی فیصلہ

مولانا زاہد الراشدی

کریں بلکہ ان سے ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ دنیا بھر کے علماً امت نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا جو فیصلہ شرعی طور پر کر دیا ہے اور جس پر امت کے تمام مکاتب فکر کے علماً کرام اور دینی مراکز متفق ہیں' اس شرعی فیصلہ کو مسلمان حکومتیں اپنے اپنے ملکوں میں دستوری اور قانونی حیثیت دے کر اسلامی عقائد کا تحفظ کریں۔

ایک سوال اس اشتہار میں یہ ہے کہ قرآن کریم میں صراحت کی گئی ہے کہ دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں ہے' اور کسی شخص کو کوئی بھی مذہب اختیار کرنے یا اسے ترک کرنے کا حق حاصل ہے۔ میں نے جواب میں گزارش کی ہے کہ قرآن کریم نے مذہب اختیار کرنے کے بارے میں جبر کی نفی کی ہے کہ کسی شخص کو زبردستی مسلمان نہیں بنایا جا سکے گا' لیکن مذہب ترک کرنے کے بارے میں قرآن کریم نے یہ بات نہیں کہی بلکہ بنی اسرائیل میں بچھڑے کی پوجا کرنے والوں کو مرتد قرار دے کر ان کو موت کی سزا دینے کا تذکرہ قرآن کریم میں موجود ہے اور دیگر متعدد آیات میں ارتداد کی مذمت کرتے ہوئے مسلمانوں کو اس سے باز رہنے کی تلقین کی گئی ہے اور اس کی سزا بیان کی گئی ہے' اس لئے یہ کہنا قطعی طور پر غلط ہے کہ قرآن کریم نے مذہب اختیار کرنے اور اس کو ترک کرنے کو یکساں درجے میں رکھا ہے۔

ایک سوال یہ بھی تھا کہ اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق مذہبی آزادی ہر شخص کو حاصل ہے اور مذہب اختیار کرنے یا ترک کرنے کی آزادی بین الاقوامی طور پر مسلمہ انسانی حقوق میں شامل ہے۔ اس کے جواب میں عرض کیا گیا کہ یہ درست ہے لیکن اس کے ساتھ بین الاقوامی قوانین میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ہر گروہ اور قوم کو اپنے جداگانہ تشخص اور امتیاز کے تحفظ کا حق حاصل ہے اور اگر کسی قوم یا مذہب کے لوگ دوسرے مذہب یا قوم کے

مخصوص شعائر اور علامات استعمال کر کے اشتباہ اور دھوکے کی صورت اختیار کرتے ہیں تو متاثرہ فریق کو اس کے خلاف آواز اٹھانے اور اپنے مذہبی تشخص اور علامات و اصطلاحات کے تحفظ کے لئے اقدامات کرنے کا حق حاصل ہے' اس پس منظر میں قادیانی گروہ اپنے مذہب کو دنیا بھر کے مسلمانوں کے مذہب سے الگ سمجھتا ہے اور ایک ارب سے زیادہ مسلمانوں کو اپنا ہم مذہب قرار نہیں دیتا لیکن نام اور اصطلاحات الگ اختیار کرنے کی بجائے مسلمانوں کے شعائر اور علامات و اصطلاحات کے ذریعہ دنیا میں اپنا تعارف کراتا ہے' جس سے دھوکے اور اشتباہ کی فضا قائم ہوتی ہے' اس لئے بین الاقوامی قوانین کی رو سے بھی مسلمانوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی مذہبی شناخت اور علامات و اصطلاحات کے تحفظ کے لئے دستور و قانون سے رجوع کریں اور اشتباہ کی فضا کو ختم کرنے کے لئے ضروری اقدامات کا مطالبہ کریں۔

بنگلہ دیش میں تحریک ختم نبوت کی قیادت مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے' جس کے امیر جامع مسجد بیت المکرم ڈھاکہ کے خطیب حضرت مولانا عبیدالحق مدظلہ ہیں اور مولانا نورالاسلام سیکریٹری جنرل کے طور پر متحرک کردار ادا کر رہے ہیں' قارئین سے گزارش ہے کہ اس کے لئے بطور خاص دعاؤں کا اہتمام کریں کہ اللہ تعالی بنگلہ دیش میں تحریک ختم نبوت کو جلد از جلد کامیابی سے ہمکنار کریں۔ (آمین)

(بشکریہ روزنامہ ''اسلام'' کراچی)

اظہار تعزیت

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کینٹ کے رہنما حاجی محمد شفیق احمد (لطیفی جنرل اسٹور والے) گزشتہ روز انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جن کی نماز جنازہ عیدگاہ آرائے بازار میں ادا کی گئی۔ امامت کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلی مولانا عزیزالرحمن جالندھری نے سرانجام دیئے۔ جنازہ میں علماً کرام' سیاسی و سماجی رہنماؤں' تاجروں سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ بعدازاں مسجد خدام الاسلام میں تعزیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا سید محبوب شاہ ہاشمی نے کی۔

مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
نمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

پتہ:
این آر ایونیو' نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری' ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

یہودی قوم کا بزدلانہ کردار

جناب ذاکر اعظمی

تاریخ کے مطالعہ سے یہ حقیقت طشت از بام ہوتی ہے کہ خواہ قدیم زمانہ کے یہودی ہوں یا عصر حاضر کی متمدن دنیا کی یہودی آبادی کچھ ایسی عادات و اطوار اور خصائل ہیں جو ہر زمانہ میں یکساں طور پر ان کے اندر کسی نہ کسی صورت میں ضرور موجود رہی ہیں گویا یہ اوصاف انہیں اپنے آباؤاجداد سے وراثت میں ملے ہیں اسی نکتہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے جب قرآن حکیم نے متاخرین یہود کو مخاطب کیا تو ان کے پیشروؤں کو بھی ان کے جرائم میں ان کا سہیم و شریک ٹھہرایا:

"لیکن جب کبھی تمہارے پاس رسول وہ چیز لائے جو تمہاری طبیعتوں کے خلاف تھی تم نے جھٹ سے تکبر کیا پس بعض کو تو جھٹلا دیا اور بعض کو تو قتل کر ڈالا۔"

(البقرہ:۸۷)

"اور جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہم سے ایک ہی قسم کھانے پر ہرگز صبر نہ ہوگا۔"

(البقرہ:۶۱)

"جب تم نے ایک شخص کو قتل کر ڈالا پھر اس میں اختلاف کرنے لگے اور تمہاری پوشیدگی کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا۔"

(البقرہ:۷۲)

مذکورہ بالا آیات اور ان جیسی دوسری قرآنی آیات اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ خواہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے یہودی ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے مدینہ میں بسنے والے یہودی قبائل یا عصر حاضر کی ترقی یافتہ یہودی قوم ان کے مابین ہر زمانہ میں کچھ مشترک قدریں تسلسل کے ساتھ ضرور پائی جاتی رہی ہیں جن میں ایک نمایاں خصلت بزدلی پست ہمتی اور موقع پرستی کی ہے مضمون ہذا میں ہم یہود کی اسی بزدلانہ خصلت پر ایک تجزیہ پیش کرنے کی کوشش کریں گے شاید کسی کے ذہن میں یہ سوال انگڑائی لے کہ کیا یہودی واقعی بزدل ہوتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو پھر کس طرح وہ عربوں کی سرزمین پر معاشی سیاسی اور عسکری اعتبار سے ایک مضبوط مستحکم اور طاقتور ریاست اسرائیل کو وجود میں لانے میں کامیاب ہو سکے؟ کس طرح انہوں نے ۱۹۴۸ء کی جنگ اور ۱۹۶۷ء کی جنگ میں عرب ملکوں کو شکست سے دوچار کر کے یہودی اور صیہونی قوت کی برتری کو ثابت کیا؟

اگر ہم تاریخ کی روشنی میں ان کے نظریات کا جائزہ لیں تو ان کی اس بزدلانہ خصلت کی تہہ تک پہنچنا آسان ہوگا اور مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان جاری طویل مذہبی کشمکش اور فکری رسہ کشی کو سمجھنے میں کافی حد تک مدد ملے گی آج کرۂ ارض پر یہودیوں کی کل آبادی ایک کروڑ ساٹھ لاکھ کے قریب ہے جب کہ مسلمانوں کی تعداد ایک ارب تیس کروڑ سے متجاوز ہے ہم مسلمانوں کی سیاسی اور معاشی اور فوجی صورتحال اظہر من الشمس ہے تو آخر ہم انہیں کیسے بزدل گردان سکتے ہیں؟ لیکن پھر بھی ہمارا دعویٰ ہے کہ وہ بزدل ہیں اور تاریخ میں اس کے ثبوت موجود ہیں۔

انسان جھوٹ کا سہارا کب لیتا ہے؟ دراصل جھوٹ پوشیدہ مرض کی علامت ہے جو شخص اپنے مافی الضمیر کی ادائیگی پر قادر نہیں ہوتا وہ عام طور پر جھوٹ کا سہارا لیتا ہے اس لئے کہ اس کے اندر سچا موقف اختیار کرنے اور اس راہ میں جو دشوار گزار مراحل پیش آتے ہیں اس کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ نہیں ہوتا لہٰذا وہ دروغ گوئی کی راہ اپنانے میں ہی وہ اپنی عافیت سمجھتا ہے۔

برادران یوسف کا دل اپنے بھائی کے تعلق سے کینہ و کدورت سے بھرا تھا اسی نسبت سے انہوں نے اپنے والد بزرگوار پر جھوٹ کی تہمت لگائی لیکن ان میں سے کسی کے اندر یہ جرأت نہ ہوئی کہ وہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا سامنا کر سکے اور اپنے دل میں پوشیدہ بغض و عداوت کا برملا اظہار کر سکے لہٰذا انہوں نے اپنے بھائی کے خلاف شر کو اپنے دل میں چھپائے رکھا اور حضرت یعقوب کو مورد الزام ٹھہرایا کہ کیوں وہ انہیں یوسف کو ہمراہ لے جانے کی اجازت نہیں دیتے

"انہوں نے کہا ابا جان! آخر آپ یوسف کے بارے میں ہم پر اعتبار کیوں نہیں کرتے ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں۔"

(سورۃ یوسف:۱۱)

تا کہ وہ یوسف کو اپنے ساتھ لے جائیں اور اپنے دل میں چھپی اس سازش کو عملی جامہ پہنا سکیں اور حضرت یعقوب کے پاس آ کر ایک اور جھوٹ گڑھیں:

"اور کہنے لگے کہ آبا جان! ہم تو آپس میں دوڑ میں لگ گئے اور یوسف کو ہم نے اسباب کے پاس چھوڑا پس اسے بھیڑیا کھا گیا' آپ تو ہماری بات نہیں مانیں گے گو ہم بالکل سچے ہوں۔" (سورۂ یوسف:۱۷)

کثرت کذب کی وجہ سے انہیں خوف تھا کہ کہیں ان کے جھوٹ اور نفاق کا پردہ فاش نہ ہوجائے جیسا کہ "وما انت بمومن لنا ولو کنا صادقین" سے واضح ہوتا ہے' اسی جھوٹ کی وجہ سے ان کے دلوں میں بزدلی' پست ہمتی اور کم مائیگی ایسا رچ بس گئی کہ حق پرست اور صدق گو باپ کا سامنا کرنے کی وہ جرأت ہی نہ کرسکے۔

سالہا سال بلکہ صدیاں گزرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تا کہ وہ انہیں مصر میں فرعون کے جبر و تشدد سے نجات دلائیں اور بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر بیت المقدس کی طرف کوچ کر جائیں' جس کا اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ کیا تھا:

"اے میری قوم والو! اس مقدس سرزمین میں داخل ہوجاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نام لکھ دی ہے اور اپنی پشت کے بل روگردانی نہ کرو کہ پھر نقصان میں پڑ جاؤ۔" (سورۂ مائدہ:۲۱)

تو اس وقت ان کا جواب تھا وہ سراسر بزدلانہ اور پست ہمتی کا آئینہ دار تھا اور انہیں اللہ تعالیٰ کے عہد کا کوئی پاس و لحاظ نہ رہا:

"انہوں نے جواب دیا کہ اے موسیٰ وہاں تو زور آور سرکش لوگ ہیں اور جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں ہم ہرگز وہاں نہ جاؤ ہاں اگر وہ وہاں سے نکل جائیں پھر تو (بخوشی) چلے جائیں گے۔" (سورۂ مائدہ:۲۲)

یہود ایک ایسی قوم ہے جنہیں نہ تو اپنے نبی کی باتوں پر بھروسہ تھا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے براہ راست جو ان سے وعدہ کیا تھا' اس پر یقین تھا' بھلا ان میں برسرپیکار ہونے کی جرأت کہاں سے آتی؟ انہیں قریہ میں داخل کرنے کی متعدد اور پیہم کوشش کا نتیجہ کیا نکلا:

"دو شخصوں نے جو اللہ سے ڈرنے والے لوگوں میں سے تھے جن پر اللہ کا فضل تھا کہا کہ تم ان کے پاس دروازے میں تو پہنچ جاؤ' دروازے میں قدم رکھتے ہی یقیناً تم غالب آ جاؤ گے اور تم اگر مومن ہو تو تمہیں اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔" (المائدہ:۲۳)

انہوں نے نہ صرف بزدلی کا مظاہرہ کیا بلکہ اپنے نبی کے ساتھ بدسلوکی اور بے ادبی کے ساتھ پیش آئے اور ان کی شان میں گستاخی کے مرتکب ہوئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی بھی انہیں کوئی پرواہ نہ رہی:

"قوم نے جواب دیا کہ اے موسیٰ! جب تک وہ وہاں ہیں تب تک ہم ہرگز وہاں نہ جائیں گے' اس لئے تم اور تمہارا رب جا کر دونوں ہی لڑ بھڑ لو ہم یہیں بیٹھے ہوئے ہیں۔" (المائدہ:۲۴)

جب حضرت موسیٰ ان سے مایوس ہوچکے اور ساری اصلاحی کوششیں ناکام ہوگئیں تو پکار اٹھے:

"تو موسیٰ کہنے لگے: الٰہی! مجھے تو بجز اپنے اور میرے بھائی کے کسی اور پر کوئی اختیار نہیں' پس تو ہم میں اور ان نافرمانوں میں جدائی کردے۔" (المائدہ:۲۵)

یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک مناسب سرزنش مقرر کی:

"ارشاد ہوا کہ اب زمین ان پر چالیس سال تک حرام کردی گئی ہے' یہ خانہ بدوش ادھر ادھر سرگرداں پھرتے رہیں گے' اس لئے تم ان فاسقوں کے بارے میں غمگین نہ ہونا۔" (المائدہ:۲۶)

جس کے نتیجہ میں وہ روئے زمین پر پراگندہ حال مارے مارے پھرتے رہے' یہاں تک کہ ان کی پست ہمت' بزدل' شکست خوردہ اور ذلیل ورسوا نسل کا خاتمہ ہوا اور ایک ایسی قوم پروان چڑھے جو جفاکش اور کٹھن زندگی کی عادی ہو اور جوانمردی' عزم وحوصلہ اور قائدانہ صلاحیتوں کی مالک ہو۔

کچھ عرصہ کے بعد ایک ایسی نسل ظہور پذیر ہوئی جس کے بارے میں گمان تھا کہ وہ عزم و استقامت' بہادری و شجاعت' ہمت وحوصلہ اور صدق و صفا کی پیکر ہوگی' لیکن معاملہ اس کے برعکس ثابت ہوا' اس لئے کہ قول وعمل' گفتار و کردار' مختلف اور متضاد چیزیں ہیں اسی طرح میدان عمل اور میدان جہاد یکساں نہیں ہوسکتے جب کہ انسانی صلاحیتوں کے اصلی جوہر تو میدان کارزار میں ہی کھلتے ہیں نہ کہ گفتار میں:

"کیا آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد والی بنی اسرائیل کی جماعت کو نہیں دیکھا' جب انہوں نے اپنے پیغمبر سے کہا کہ کسی کو ہمارا بادشاہ بنا دیجئے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں' پیغمبر نے کہا کہ ممکن ہے جہاد فرض ہوجانے کے بعد تم جہاد نہ کرو' انہوں نے کہا کہ بھلا ہم اللہ کی

راہ میں جہاد کیوں نہ کریں گے؟ ہم تو اپنے گھروں سے اجاڑے گئے ہیں اور بچوں سے دور کر دیئے گئے ہیں' پھر جب ان پر جہاد فرض ہوا تو سوائے چند لوگوں کے سب پھر گئے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔" (البقرہ:۲۴۶)

طالوت کے ساتھ ان کے قصہ اور آزمائش کے مختلف مراحل کی قرآن حکیم کتنی عمدہ اور دلکش منظر کشی ان الفاظ میں کرتا ہے: "تولوا الا قلیلا منهم" اور جب وقت مبارزت آن پڑا تو اپنے بزدلانہ اور حوصلہ شکن موقف کا اظہار اس طرح کیا:

"آج تو ہم میں طاقت نہیں کہ جالوت اور اس کے لشکروں سے لڑیں۔"

(البقرہ:۲۴۹)

مذکورہ بالا قرآنی دلائل کی روشنی میں ہم ان کے اس موقف کو بزدلی' پست ہمتی کے علاوہ اور کیا نام دے سکتے ہیں؟

پھر ایک مدت کے بعد جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اس جہان رنگ و بو میں ہوئی جو حق و باطل اور توحید و شرک کے درمیان کشمکش کی ایک اور کڑی ہے' جب جنگ بدر میں اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو فتح و کامرانی سے ہمکنار کیا اور مسلمان مژدہ ظفر لے کر مدینہ پہنچے تو یہود کا وہ کینہ جو وہ اسلام اور پیغمبر اسلام کے تعلق سے ابھی تک اپنے دلوں میں چھپائے پھر رہے تھے' ان کی زبانوں پر اس کا برملا اظہار ہونا شروع ہو گیا' اور وہ طنزاً مسلمانوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے کچھ یوں گویا ہوئے:

"تم خوش فہمی میں مبتلا مت ہو کہ تم لوگوں نے بہت بڑا معرکہ سر کر لیا' اس لئے کہ جو قوم تم سے برسر پیکار تھی اسے تو فنون جنگ سے دور کا بھی واسطہ نہیں' بخدا اگر تم ہمارے مد مقابل ہوتے تو معلوم ہوتا کہ کتنے پانی میں ہو۔" (بحوالہ الرحیق المختوم)

غزوۂ بدر کے کچھ عرصہ کے بنو قینقاع کے یہودیوں نے ایک مسلم خاتون کی دامن عصمت کو داغدار کرنا چاہا' جس کے نتیجہ میں ایک مسلم نوجوان نے اس ملعون یہودی کو واصل جہنم کر دیا' اس کے بعد مدینہ کے سارے یہودیوں نے اپنی مجلس شوریٰ بلائی جس کے نتیجہ میں ایک مسلمان شخص کو بزدل یہودیوں نے شہید کر دیا' بالآخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان سپاہ کے ایک جتھے کے ہمراہ بنو قینقاع کے یہودیوں کا محاصرہ کیا اور انہیں مجبور کیا کہ وہ مدینہ سے نکل جائیں تا کہ اسلام کی یہ مقدس سرزمین ان کے ناپاک اور نجس وجود اور روزمرہ کی دسیسہ کاریوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پاک ہو جائے' یہودیوں کی ذلت کے یہ سارے واقعات رونما ہوئے مگر ان کی طرف سے کسی ادنیٰ قسم کی بھی مزاحمت کا سامنا نہ ہوا' بلکہ انہوں نے ذلت و رسوائی کے عالم میں گھٹنے ٹیک دیئے اور مدینہ کا مقدس اور پاکباز اسلامی ماحول یہودیوں کی سازشوں اور مکاریوں سے ہمیشہ کے لئے آزاد ہو گیا۔

ایک دوسرا واقعہ اس وقت پیش آیا جب بنو نضیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا اور ایک شرپسند یہودی کو اس بات پر آمادہ کیا کہ نعوذ باللہ وہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بھاری پتھر سے وار کر کے اسلام کی جڑ کو ہی نیست و نابود کر دے تا کہ یہود مسلمانوں پر اپنی دھاک جما سکیں:

"اور وہ تو اپنی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر کر رہا تھا اور سب سے زیادہ مستحکم تدبیر کرنے والا اللہ ہے۔"

(الانفال:۳۰)

لیکن اللہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو نضیر کا محاصرہ کرتے ہیں تو وہی یہودی اسلام کی عظیم الشان قوت کے سربراہ کی بارگاہ میں عفو درگزر کی بھیک مانگتے ہوئے نظر آتے ہیں اور مدینہ خالی کرنے کے حکم نبوی کا انتظار کرتے ہیں جیسا کہ اس سے قبل بنو قینقاع کے ساتھ معاملہ پیش آیا تھا اور ذلت و رسوائی کے سائے میں اسلامی سلطنت کے اولین دارالخلافت مدینہ منورہ سے نکالے گئے تھے' یہ سب کچھ ہوا مگر کہیں ایک جوں بھی نہ رینگی' گویا ان کے بہادروں کی رگوں میں خون نہیں' پانی گردش کر رہا تھا' تاریخ اسلام کے یہ دو واقعات یہود کی بزدلانہ خصلت کی بین دلیل ہیں۔

بنو قریظہ کی طرف سے غداری کا ایک تیسرا واقعہ اس وقت ظہور پذیر ہوا' جب غزوۂ خندق کے موقعہ پر ایک منادی کرنے والا یہ اعلان کرتا ہے:

"جو شخص مطیع و فرمانبردار ہے اسے چاہئے کہ عصر کی نماز بنو قریظہ میں ہی ادا کرے۔"

اس اعلان کے بعد اسلامی لشکر یہودیوں کا محاصرہ کرتا ہے اور مسلمانوں کے سپہ سالار سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ان پر اللہ کا حکم نافذ کرتے ہیں تو وہی بڑی بڑی ڈینگیں مارنے والے یہودی سورما' اسلامی لشکر کے جاہ و جلال اور شان و شوکت کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں اور ان میں کسی طرح کی مزاحمت کا حوصلہ تک نہیں ہوتا' یہ بزدلی نہیں تو اور کیا ہے؟

یہ تاریخی حقیقت ہے کہ یہود کبھی بھی مرد میدان نہیں رہے' اپنی اسی بزدلانہ خصلت کی وجہ سے ہمیشہ میدان کارزار میں انہوں نے مکر و فریب اور

منافقانہ رویہ اپنایا:

"اور اہل کتاب کی ایک جماعت
نے کہا کہ جو کچھ ایمان والوں پر اتارا گیا
ہے اس پر دن چڑھے تو ایمان لاؤ اور شام
کے وقت کافر بن جاؤ' تاکہ یہ لوگ بھی
پلٹ جائیں۔" (آل عمران:۷۲)

عبداللہ بن سبا سے لے کر تیرھویں صدی ہجری کے عبداللہ بن میمون قداح تک اور سبتائی زیفی (۱۶۲۶ء-۱۶۷۵ء) جس نے سولھویں صدی عیسوی میں دونمہ نامی یہودی گروہ کی تشکیل کی اور نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا' جس کے نتیجہ میں اس کے خلاف سزائے موت کا حکم صادر ہوا اور قبل اس کے کہ اس کا قصہ تمام کر دیا جاتا' اس نے بزدلی کا مظاہرہ کیا اور اپنے افکار و نظریات سے تائب ہو گیا اور ظاہری طور پر دائرہ اسلام میں داخل ہونے کا اعلان کر دیا' لیکن فی الحقیقت اس کا باطن صاف نہیں تھا' جس میں اس نے اپنے کفر کو چھپا رکھا تھا اور یہودیوں کے مابین اپنے باطنی افکار کی ترویج کرتا رہا' یہاں تک کہ یہودیوں کی طاقت و سلطنت میں اضافہ ہوتا گیا اور اس گروہ نے خلافت اسلامی کے زوال و خاتمہ میں بہت ہی نمایاں کردار ادا کیا (تفصیل کے لئے دیکھئے ڈاکٹر مانع الجہنی کی کتاب "موسوعۃ الادیان والمذاہب" جو ندوۃ الشباب الاسلامی ریاض سعودی عرب سے شائع ہوئی)۔

خلافت عثمانیہ کے خاتمہ کے بعد یہودی فلسطین میں جمع ہونا شروع ہو گئے' جنہیں استعماری قوتوں' جن میں برطانیہ خاص طور پر قابل ذکر ہے کی سرپرستی حاصل رہی' برطانیہ نے بدرے طغے ہر طرح سے ان کی مدد کی' تاکہ وہ کیے بعد دیگرے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل سکیں' ایک بات یہاں قابل ذکر ہے کہ ان بہادر یہودیوں نے ہمیشہ اپنی فوجی یلغار کا نشانہ بچوں' بوڑھوں اور عورتوں کو ہی بنایا' دیر یاسین' کفر قاسم' صابرا اور شاتیلا کے المناک واقعات اس کی زندہ جاوید مثال ہیں' ان سارے واقعات میں جو قدر مشترک تھی وہ یہ کہ ان کی ساری یورش نہتے عام لوگوں کے خلاف تھی' اس لئے کہ ان کی بزدلانہ صفت انہیں ہمیشہ مزاحمت سے دور رکھتی ہے خواہ وہ مزاحمت ادنیٰ پتھر سے کیوں نہ کی جائے۔

یہی وجہ ہے کہ ۱۹۴۸ء میں جب مجاہدین اسلام نے زبردست مظاہرہ کیا اور اپنی بہادرانہ یلغار سے ان کے حوصلے پست کر دیئے اور ان کا جینا دوبھر ہو گیا تو یہود استعماری طاقتوں سے مدد کے طالب ہوئے' جنہوں نے بالآخر مصری حکومت پر یہ دباؤ ڈالا کہ میدان جہاد سے مجاہدین کو ہٹا لیا جائے اور ایک نام نہاد جنگ بندی کا معاہدہ عمل میں آیا' جس کے نتیجہ میں ان فتنہ پرور یہودیوں کو از سر نو تیاری کا موقع مل گیا' استعماری قوتوں کی مدد سے انہوں نے اتنی طاقت بہم پہنچالی کہ مسلمانوں کو شکست سے دوچار کر سکیں' فلسطین کی پوری تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی مجاہدین کے پیہم اور بہادرانہ حملوں سے اسرائیلی حکومت کا ناطقہ بند ہونے لگتا ہے تو وہ اپنے آقا امریکہ کی جھولی میں دامن فریاد لے کر حاضر ہوتی ہے تاکہ امریکہ بہادر اپنی سیاسی اور عسکری برتری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اہل فلسطین کو نام نہاد امن معاہدہ پر دستخط کرنے پر مجبور کر سکے اور نوجوانان اسلام کی دلیرانہ اور سرفروشانہ مزاحمت کو منافقانہ معاہدہ کی مدد سے دبایا جا سکے' اور اسرائیل کی سیاسی ساکھ مزید مضبوط ہو سکے۔

آج اقوام متحدہ اور سیکورٹی کونسل کی قراردادیں پاس ہوئے پچاس سال سے بھی زائد عرصہ گزر گیا' لیکن انصاف سے بتایئے کہ کیا مسئلہ فلسطین کاغذی قراردادوں سے ایک انچ بھی آگے بڑھ سکا؟ مغربی طاقتیں کبھی فلسطین کے تعلق سے مخلص رہی ہیں اور نہ رہیں گے' جب کبھی فلسطینی انتفاضہ کی طرف سے کارروائیاں تیز ہو جاتی ہیں اور اسرائیلیوں کا جینا دوبھر ہونے لگتا ہے اور اسرائیل کی بہادر فوج اپنے اندر فلسطینی بچوں کے پتھروں کی مزاحمت کو کچلنے کے لئے بھاری بھرکم اسلحہ کی موجودگی کے باوجود ہمت نہیں پاتی' اس لئے کہ یہ معصوم اپنی جان ہتھیلی پر لئے جام شہادت نوش کرنے کے لئے تڑپ رہے ہوتے ہیں جب کہ عظیم الجثہ یہودی فوجی باوجود اپنی ساری عسکری برتری کے مقابلہ کی سکت نہیں رکھتا اور میدان سے بھاگ نکلنے کی تدبیریں سوچتا ہے' پچھلے دنوں یہ منظر دیکھنے میں آیا کہ بہت سے اسرائیلی فوجیوں نے ڈیوٹی انجام دینے سے انکار کر دیا ہے' یہ یہودی اپنی شاطرانہ چال چلتے ہیں اور امریکہ کی مدد سے کسی نام نہاد امن معاہدہ پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں۔ یہ ان کی بزدلی نہیں تو اور کیا ہے؟ قرآن کریم ان کی اس خصلت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے:

"بلکہ سب سے زیادہ دنیا کی زندگی
کا حریص اے نبی! آپ انہی کو پائیں
گے۔" (البقرہ:۹۶)

"یہ سب مل کر بھی تم سے لڑ نہیں
سکتے' ہاں یہ اور بات ہے کہ قلعہ بند مقامات
میں ہوں یا دیواروں کی آڑ میں ہوں' ان کی
لڑائی تو ان میں آپس میں ہی بہت سخت
ہے گو آپ انہیں متحد سمجھ رہے ہیں' لیکن ان
کے دل دراصل ایک دوسرے سے جدا ہیں'
اس لئے کہ یہ بے عقل لوگ ہیں۔"
(سورۂ حشر:۱۴)

آج اتنی بڑی تعداد کے ہوتے ہوئے مسلمان ذلیل و خوار کیوں ہیں؟ کیا اس لئے کہ یہود بہادر اور

دلیر قوم ہیں اور مسلمان بزدل اور کم ہمت ہیں' یا اس لئے کہ ان کی تعداد یہودیوں کی بہ نسبت کم ہے؟ نہیں' ہرگز نہیں...... بلکہ وجہ یہ ہے کہ اپنی ذلت کا سبب ہم خود ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایک نسخہ کیمیا عطا کر کے گئے ہیں' جسے اپنا کر ہمارے اسلاف نے سارے جہاں میں دین اسلام کی سربلندی اور اس کی عظمت کا سکہ جما دیا تھا' جن کے نام سے قیصر و کسریٰ جیسی مغرور و متکبر' طاقت کے نشہ میں چور قوتیں لرزہ براندام تھیں' جن کے ایک قائد عمر بن خطابؓ مدینہ سے بیت المقدس کو فتح کرنے کی غرض سے نکلتے ہیں تو مرکز عالم جنبش میں آ جاتا ہے' وہ نسخہ کیمیا یہ تھا کہ ہم اپنے دلوں سے دنیا کی محبت کو نکال دیں اور آخرت سے لو لگا لیں تو دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت ہمارا بال بیکا نہیں کر سکتی۔ یہ تاریخی حقیقت ہے کہ اللہ رب العزت کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک خود وہ قوم اپنے اندر سدھار نہ لائے۔

جس دن مسلمانوں کے اندر یہ شعور بیدار ہو گیا کہ اسلام سربلند رہنے کے لئے آیا ہے' نہ کہ رسوا ہونے کے لئے' ان کے دلوں سے دنیا کی محبت نکل جائے اور موت کی محبت پیدا ہو جائے تو دنیا کی ساری سرکش اور طاغوتی قومیں ان کی قدم بوس ہو جائیں گی اور دین اسلام کا پھریرا چہار دانگ عالم میں ایک بار پھر لہرانے لگے گا' اگر عالم اسلام بیدار ہو جائے تو وہ دن دور نہیں جب "یومئذ یفرح المومنون" کی بشارت سنائی جائے اور ذلیل یہودیوں کے سامنے صرف دو آپشن رہ جائیں یا تو فلسطین کی مقدس سرزمین سے رفو چکر ہو جائیں یا ذلیل و رسوا ہو کر مسلمانوں کے ذمی بن کر زندگی گزاریں۔

"وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون."

بلبل چمنستان رسالتؐ
صوفی محمد اسحاق توحیدیؒ

لاہور (رپورٹ: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

صوفی محمد اسحاق توحیدیؒ کو اللہ پاک نے حسن صوت سے نوازا تھا۔ ابھی نوخیز تھے کہ ان کے والد محترم صوفی محمد رمضانؒ نے خطیب پاکستان مولانا عبدالشکور دین پوریؒ کو خادم و رفیق سفر کی حیثیت سے پیش کر دیا۔ مولانا دین پوریؒ کی صحبت نے جلا بخشی اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے ملک بھر کے جامعات کے سالانہ جلسوں کی زینت و ضرورت بن گئے۔ غالباً مولانا دین پوریؒ کا آخری سال تھا' بہاولپور ختم نبوت کانفرنس میں حضرت مولانا مدعو تھے۔ محمد اسحاق بھی مولانا کے رفیق سفر کی حیثیت سے شریک ہوا۔ جب مذکور نے نعت پڑھی تو خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہے' وہ نعت اتنی کامیاب ہوئی کہ مجمع عش عش کر رہا تھا۔ مولانا دین پوریؒ کی وفات کے بعد ان کی خطابت کے وارث مولانا عبدالکریم ندیم نے اپنی رفاقت میں لے لیا۔ بعد ازاں مولانا عبدالغفور حقانی کی رفاقت و معیت میں آ گیا۔ ملک کے تمام شہروں' ہر شہر کے تمام جامعات اور دینی اجتماعات میں گونجتا رہا' اللہ پاک نے ہنس مکھ مزاج نصیب فرمایا تھا۔ جہاں گیا وہاں کے علماء کرام سے تعلق بنایا' دیکھتے ہی دیکھتے اپنے ہمعصر نعت خواں' شعراء کو پیچھے چھوڑ گیا' پہلے مدارس اس کی ضرورت تھے پھر وہ مدارس کی ضرورت بنا۔ جب سے مولانا عبدالشکور دین پوریؒ نے خطباء و مقررین کی جماعت مجلس علماء اہلسنت کے نام سے تنظیم قائم کی تو مذکور تنظیم کے مرکزی خدام کی صف اول میں آ گیا۔ کچھ عرصہ قبل شوگر کا عارضہ لاحق ہوا' علاج و بے احتیاطی جاری رہے' تا آنکہ شوگر نے بستر پر ڈال دیا' اپنے محسن و مربی مولانا دین پوریؒ کی طرح بستر مرگ سے اٹھ کر جلسوں میں چلا جاتا' ثنا خوانی رسول سے عوام و خواص کے ایمان کو جلا بخشتا اور پھر آ کر بستر پر لیٹ جاتا' کچھ ماہ تک یہ سلسلہ جاری رہا' بندہ دفتر مرکزیہ ملتان میں زیر تربیت مبلغین کی خدمت میں مصروف تھا کہ عزیزم حافظ سیف اللہ خالد نے فون پر اطلاع دی کہ توحیدی صاحب انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اچانک اور غیر متوقع خبر نے سکتے کی سی کیفیت طاری کر دی۔ مبلغین سے معذرت و اجازت لی۔ اعزہ و اقرباء کو فون پر اطلاع دی اور بندہ شجاع آباد روانہ ہو گیا' ان کے آبائی علاقہ چاہ مٹھاٹوانہ موضع بستی مٹھو پہنچا' مرحوم کا آخری دیدار کیا' اس طرح محسوس ہوا کہ سو رہے ہیں اور مسکراہٹ جاری ہے۔ شجاع آباد شہر میں مساجد میں اعلانات ہوئے مختصر وقت کے باوجود اتنا بڑا جنازہ ہوا کہ ہمارے آبائی علاقہ میں اتنا بڑا جنازہ کسی کو نصیب نہیں ہوا۔ جنازہ میں شجاع آباد کے علماء کرام مولانا عبدالغفور حقانی' مولانا زبیر احمد صدیقی' مفتی عبیداللہ' مولانا حماد اللہ' مولانا خادم اللہ' قاری صدرالدین قاری محمد عارف' مولانا غلام حیدر' مفتی محمد طیب معاویہ' مفتی ضیاء الرحمٰن' سابق ایم این اے رانا تاج احمد نون' ناظم شہر میاں وحید احمد بودلہ' رانا مشتاق احمد نون' رانا غلام حسین نون سمیت ہزاروں علماء کرام' معززین علاقہ' دینی و سیاسی جماعتوں کے رہنما شریک ہوئے۔ نماز جنازہ مولانا عبدالغفور حقانی نے پڑھائی جو اپنے رفیق سفر کی جدائی پر آنسو بہا رہے تھے۔ چچا قائم الدین بھی رو رہا تھا۔ غرضیکہ موصوف کی جدائی پر ہر آنکھ پرنم تھی۔ ہزاروں لوگوں کو ثنا خوانی کی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ایمانی حلاوت بخشنے والا تیاری کئے ہوئے تھا' ہزاروں مسلمان دعا گو تھے۔ مرحوم نے بوڑھی والدہ' چار بہنیں' چار بھائی' دو بیوائیں' چھوٹے چھوٹے یتیم بچے پسماندگان میں چھوڑ کر سپرد خاک ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ آمین۔

اخبار عالم پر ایک نظر

غلط آیت کی تصحیح کی جائے: مولانا اللہ وسایا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مفکر اسلام مولانا اللہ وسایا نے فیروز دہاشم فاؤنڈیشن کے شائع کردہ مترجم قرآن مجید میں غلطی کی نشاندہی کی ہے اور فاؤنڈیشن کے چیئرمین اور قارئین سے اپیل کی ہے کہ چھوٹے سائز کے حمائل شریف مترجم مولانا فتح محمد جالندھری کے صفحہ ۱۷ سورۃ بقرہ آیت نمبر ۶۸ کی درستی کی جائے کیونکہ یہ آیت: "فافعلوا ماتؤمرون" کی بجائے: "فافعلوا ماتومنون" چھپ گئی ہے۔

علماء کرام اور دینی مراکز لوگوں کا ایمان وعقیدہ بچانے کے لئے تمام تر وسائل کو بروئے کار لائیں: مولانا عبدالحکیم نعمانی

ساہیوال (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا ہے کہ علماء کرام اور دینی مراکز لوگوں کا ایمان وعقیدہ بچانے کے لئے تمام تر وسائل کو بروئے کار لائیں۔ قادیانیوں اور باطل قوتوں کی شرمناک سرگرمیوں اور خوفناک سازشوں سے باخبر رہنے کے لئے میڈیا کے میدان میں قدم رکھیں۔ جدید ٹیکنالوجی اور جدید نشریات کے ذریعے ہی ہم دشمن کے مقابلہ میں نئی صف بندی کر سکتے ہیں۔ وہ یہاں جامع مسجد رابعہ اسکوائر ٹاؤن میں جمعۃ المبارک کے بڑے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا بیرونی آقاؤں کی خوشنودی کے لئے دینی مدارس پر چھاپے اور مذہبی طبقے کے ساتھ ہتک آمیز سلوک بند کیا جائے۔ دینی مدرسوں میں دہشت گردی کی نہیں قرآن وسنت اور فقہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ انہوں الزام عائد کیا کہ دینی مدارس پر چھاپے علماء کرام کی گرفتاریاں اور مجلس عمل کے خلاف غلط اور جھوٹا پروپیگنڈہ انٹیلی جنس میں موجودہ قادیانیوں کی غلط اور کذب پر مبنی رپورٹوں کا شاخسانہ ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ سرکاری اداروں' قومی دفاتر' پی آئی اے' سول اور فوج' سی بی آر سمیت انکم ٹیکس کے تمام عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔

قادیانیوں اور اسلام دشمن لابیوں کے عزائم خس وخاشاک کی طرح بہہ گئے

چیچہ وطنی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا ہے کہ "سارک سربراہ کانفرنس" میں مجلس عمل کے قائدین کی شرکت سے حکومت میں گھسے ہوئے کرتم کے قادیانیوں اور اسلام دشمن لابیوں کے عزائم خس و خاشاک کی طرح بہہ گئے۔ سارک کانفرنس میں دہشت گردی نہیں بلکہ آزادی وخودمختیاری کی تحریکیں اور دیگر اسلامی ومذہبی تنظیموں کی جدوجہد کو خوب نشانہ بنایا گیا اور قادیانیوں کے موقف اکھنڈ بھارت کی مکمل حمایت میں تقاریر کی گئیں جس کی ہم بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ وہ یہاں جامع مسجد بنگلہ کانوالہ میں جمعۃ المبارک کے بڑے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر حافظ محمد رفیق اور جماعتی رفقاء کی کثیر تعداد موجود تھی۔ انہوں نے کہا کہ انسانی ومذہبی حقوق کی آزادی کے نام پر توہین رسالت اور آئین سے بغاوت ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کی تبلیغی مساعی جمیلہ قادیانیت کے ارتدادی مورچے پر ایٹم بم کی حیثیت رکھتی ہیں۔ مجلس کی کوششوں اور مبلغین کی شب وروز سرگرمیوں کی وجہ سے اندرون وبیرون ممالک سے ہزاروں قادیانیوں کے اسلام لانے کی نویدیں آرہی ہیں۔ برطانیہ' امریکہ' جرمنی' اٹلی اور بنگلہ دیش سمیت متعدد ممالک سے قادیانیت کا وجود ختم ہوتا ہوا نظر آتا ہے جس سے قادیانی حلقوں میں مایوسی کی لہر دوڑ گئی ہے اور مرزائی جماعت کے سربراہ چہ میگوئیاں میں معروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہزاروں قادیانیوں کی اسلام لانے کی خبروں پر قادیانی پریشان ہیں۔ چشم کشا حقائق پر پردہ ڈالنے کے لئے جھوٹی خبروں کے ذریعے بچے کھچے ہوئے قادیانیوں کو تسلیاں دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی خبروں میں کوئی صداقت نہیں۔ اندرون و بیرون ممالک سے قادیانیت سے تائب ہونے والے افراد کے ہمارے پاس دستاویزی ثبوت ہیں۔ انہوں نے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ مسلمانوں کے مذہبی و دینی حقوق کے احترام میں "امتناع قادیانیت ایکٹ" پر عملدرآمد کرایا جائے اور ان کے خلاف آئینی گرفت کو آئینی صورت وشکل کی حیثیت دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ کسی جگہ بھی قادیانی

جماعت کا حفاظتی مورچہ برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ہم ان کی ارتدادی فتنوں اور باطل قوتوں کے خلاف آئینی و قانونی جنگ جاری رکھیں گے اور قادیانیت کے خاتمہ تک جہاد جاری رہے گا۔

اسلامی عقائد و نظریات کے تحفظ اور ان کی ترویج و اشاعت کرنا عصر حاضر کا اہم تقاضا ہے: عبدالحکیم نعمانی

ہڑپہ (نمائندہ ختم نبوت) اسلامی عقائد و نظریات کے تحفظ اور ان کی ترویج و اشاعت کرنا عصر حاضر کا اہم تقاضا ہے۔ قادیانی اور دیگر باطل قوتوں کو روکنا اور ان کی اسلام دشمن پالیسیوں کو ناکام بنانا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ باطل قوتوں کو موجودہ دور میں لگام نہ دی گئی تو اس کے اثرات خبیثہ نسل نو پر پڑیں گے اور خطرناک نتائج کا سامنا کرنا ہوگا۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے یہاں درس قرآن کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ورلڈ لیول پر یہود و ہنود اور متعصب عیسائی ملٹی میڈیا کے ذریعے پروپیگنڈہ اور استعماری سازشوں میں مصروف ہیں اور بین الاقوامی سطح پر مرزائی جماعت کی مکروہ سازشوں، خطرناک ریشہ دوانیوں کے پس پردہ دراصل یہی لوگ کام کر رہے ہیں اور قادیانیوں کو بطور بی ٹیم کے مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے بعد ازاں مولانا عبدالحکیم نعمانی نے جماعت کے پرانے اور مخلص دوست حاجی وزیر علی صاحب کی عیادت کرتے ہوئے ان کے لئے شفایابی کی دعا کی۔

قادیانی ملک و ملت کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں

بلوچستان (رپورٹ: حافظ خادم حسین گجر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں بالخصوص حساس اداروں، انٹیلی جنس ایجنسیوں اور سی بی آر کے اہم عہدوں سے ہٹایا جائے جو ملک و ملت کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں اور ملک کی دینی قوتوں کو حکومت سے متصادم کرانا چاہتے ہیں تا کہ ان کے مذموم عزائم کی تکمیل ہو۔ یہ مطالبہ گزشتہ دنوں مجلس کی صوبائی عاملہ کے اجلاس میں کیا گیا، جس کی صدارت مولانا انوارالحق حقانی نے کی۔ اجلاس میں مختلف امور پر غور کیا گیا، ایک قرارداد میں اس بات کو سراہا گیا کہ حکومت اور متحدہ مجلس عمل کے درمیان طے پانے والے معاہدہ کی وجہ سے آئین کی اسلامی دفعات کا تحفظ ہو گیا کیونکہ جب اکتوبر ۱۹۹۹ء میں آئین معطل ہوا، عالمی ادارے، عالم کفر اور قادیانی آئین میں موجود اسلامی دفعات بالخصوص قادیانیت کے بارے میں ترمیم کو امتیازی قوانین قرار دے کر ختم کرنے کے درپے تھے، جس پر مذہبی اور سیاسی جماعتوں نے تحریک شروع کی۔ صدر مشرف کو ان دفعات کے تحفظ کے لئے آرڈی نینس جاری کرنا پڑا۔ ان اسلامی دفعات کو آئین کا حصہ قرار دیا گیا، ایل ایف او کے مسئلہ پر حکومت اور حزب اختلاف کے درمیان قادیانیوں نے اختلاف کو ہوا دینے کی کوشش کی تا کہ دوبارہ اسلامی دفعات ختم ہو جائیں اور ۱۹۷۳ء کا آئین معطل ہو جائے۔ متحدہ مجلس عمل کی مدبرانہ قیادت نے آئین کی اسلامی دفعات کے تحفظ اور قادیانیت کے بارے میں ترمیم محفوظ کرنے کے لئے حکومت پر دباؤ جاری رکھا۔ حکومت اور ایم ایم اے کے درمیان معاہدہ میں، اسلامی دفعات کا تحفظ ہوا، اس آئین میں مسلمان کی تعریف، قادیانیت کے بارے میں ترمیم، حدود، قصاص آرڈی نینس شاتم رسول کی سزائے موت، شریعت کورٹ، حدود و قصاص آرڈی نینس اور اسلامی نظریاتی کونسل شامل ہیں۔ اس نازک اور گھمبیر حالات میں ایم ایم اے کی قیادت مولانا فضل الرحمن، قاضی حسین احمد، مولانا سمیع الحق، حافظ حسین احمد، مولانا عبدالغفور حیدری اور دیگر رہنما مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اجلاس نے اس امر پر تشویش کا اظہار کیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی نائب امیر سید نفیس الحسینی شاہ کو جنرل پرویز مشرف پر قاتلانہ حملہ کے الزام میں گرفتار کرلیا گیا، چادر اور چاردیواری کی توہین کی، مدرسے کے تقدس کو مجروح کیا گیا اور بعد میں یہ کہہ کر رہا کردیا گیا کہ ان کو غلطی سے گرفتار کیا گیا یہ ایک گھناؤنا فعل ہے۔ قادیانی اور یہودی لابی کی سازش ہے کہ حکومت اور دینی تحریکوں کو متصادم کرایا جائے۔ اس قسم کی قبیح حرکت تیسری بار دہرائی گئی ہے، اس لئے حکومت اس کا سنجیدگی سے نوٹس لے۔ سید نفیس شاہ کی گرفتاری کے بارے میں پس پردہ محرکات اور عوامل کا سراغ لگا کر بے نقاب کیا جائے کہ سازش میں کون سے عناصر شامل ہیں۔ حکومت ملکی سلامتی کے پیش نظر قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کرے۔ اجلاس میں اس امر پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ قادیانیوں نے عالم کفر کے لئے ملک میں جاسوسی کا نیٹ ورک قائم کیا ہے، اس مقصد کے لئے ایک کوریئر سروس اور ایک سیکورٹی ایجنسی میں قادیانی بڑی تعداد میں بھرتی ہوئے ہیں، حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس سازش کو ناکام بنائے۔ اجلاس میں اہل اسلام سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث اور شیعہ سنی کے چکر میں نہ پڑیں۔ انٹرنیٹ پر اہل اسلام کے درمیان اختلافات کو ہوا دینے اور نوجوانوں کو گمراہ کرنے کے لئے قادیانی ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں اور فرضی ناموں سے سوالات کرتے ہیں۔ اجلاس نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مختلف ٹی وی چینل اسلامی پروگراموں میں اختلافی

مسائل کو ہوا دے رہے ہیں اور اسلام کی من مانی تعبیریں پیش کر رہے ہیں' اسلام کی توہین کر رہے ہیں۔ اجلاس نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے اس فیصلے کو مستحسن قرار دیا کہ وفاق نے تمام دینی مدارس میں رد قادیانیت کے سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شائع کردہ کتاب ''آئینہ قادیانیت'' کو نصاب میں شامل کرلیا ہے۔ اجلاس میں تنظیمی امور پر غور ہوا اور صوبہ میں تبلیغی پروگراموں' مختلف اضلاع میں ختم نبوت کانفرنسوں اور کوئٹہ میں کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ ہوا۔ اجلاس میں اس امر کی شدید مذمت کی گئی کہ بعض مفسدین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' انبیاء کرام علیہم السلام کی خیالی تصویریں شائع کر کے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچا رہے ہیں۔ اجلاس میں اس کی شدید مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا کہ ملزموں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ اجلاس میں مرکزی مدرسہ تجوید القرآن کے مہتمم مولانا قاری مہر اللہ' جامع مسجد سنہری کے خطیب مولانا قاری عبداللہ منیر' جامع مسجد مرکزی کے خطیب مولانا عبدالرحیم رحیمی' جامع مسجد اقصیٰ کے خطیب حافظ محمد یوسف ہزاروی' جامع مسجد شالدرہ کے خطیب مولانا عبدالرحمن' جامع مسجد کباڑی کے نائب خطیب مولانا رحمت اللہ' قاری عبدالباقی' مولانا عبدالعزیز جتوئی' حاجی اشرف مینگل' حاجی سید شاہ محمد آغا' چوہدری محمد طفیل احرار' سردار صفدر زمان' حاجی خلیل الرحمن' حاجی زاہد رفیق' حبیب اللہ کاکڑ' قاری اللہ بخش ساجد' حاجی عارف محمود بھٹی' محمد نواز' حاجی محمد الیاس' غلام یٰسین آصف اور حافظ خادم حسین گجر نے شرکت کی۔

علماء کنونشن

رپورٹ (محمد احسان فاروقی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام گزشتہ دنوں مدرسہ سراجیہ جامع مسجد خلفائے راشدین میں ختم نبوت علماء کنونشن منعقد ہوئی جس کی نگرانی مولانا قاری غلام رسول نے کی۔ کنونشن میں ضلع بھر کے علماء کرام جن میں قاری عطاء اللہ بھدر' قاری اختر صاحب مجن کسانہ' محمد یوسف گوندل اعوان شریف' قاری محمد ضیاء ایف گکرانی' قاری محمد زبیر صاحب بانی قاری شفقت عزیز گجرات' قاری احسان احمد کے علاوہ دیگر علماء کرام نے بمع احباب شرکت کی۔ ابتدائی خطاب کرتے ہوئے قاری غلام رسول شوق نے کہا کہ خواجہ خواجگان حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی سرپرستی میں پوری دنیا میں فتنہ قادیانیت کا بھرپور تعاقب کررہی ہے۔ الحمدللہ! اس جماعت کی قیادت اور سرپرستی پر فخر ہے۔ انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو سراہا۔ بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد طیب فاروقی نے علماء کنونشن کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت ہماری وحدت کا نقطۂ اتحاد ہے' جس کا دفاع پوری امت کی ذمہ داری ہے۔ علماء کرام امت کا سرمایہ ہیں جو صحیح طریقے سے امت کی رہنمائی کرسکتے ہیں۔ آخر میں مناظر اسلام شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے فرمایا کہ علماء کرام دین کے وارث ہیں' دین کے خلاف جب بھی کوئی فتنہ اٹھا ہے اس کی سرکوبی علماء ہی نے کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ منکرین ختم نبوت کا تعاقب اور عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کرنا اللہ تعالیٰ' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اجماعی سنت ہے۔ اسود عنسی' مسیلمہ کذاب سے لے کر آج تک جب بھی کسی بدبخت نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تو امت نے ان کا بھرپور تعاقب کیا۔ مولانا نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تاریخ اسلامی کا مطالعہ کریں تو دنیا جہاں کے تمام فتنوں سے عظیم تر فتنہ ملک و ملت کا باغی اور غدار رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل بغاوت کا عملی نمونہ مرزا غلام احمد قادیانی کا فتنہ ہے۔ اس لئے محدث العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری نے فرمایا تھا کہ مرزا کا کفر فرعون اور ہامان کے کفر سے بھی عظیم تر ہے۔ مولانا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ الحمدللہ! اس فتنے کا تعاقب امت نے اتنا کرلیا ہے کہ مستقبل قریب میں دنیا جہاں سے مرزائی تلاش کرنے کے باوجود نہیں ملے گا۔ قادیانیت دجل و فریب کفر و عیاشی کا نام ہے۔ مرزائی جماعت کے موجودہ سربراہ سمیت غلام احمد قادیانی تک کلہم بدکردار عیاش لوگ تھے۔ الحمدللہ! اب مرزائی اور بھی بزدل ہوگیا ہے۔ قادیانی اسلام قبول کررہے ہیں بلکہ سرکردہ قادیانی اسلام قبول کرکے قادیانیت پر لعنت بھیج رہے ہیں۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر مولانا قاری محمد اختر مدظلہ نے اختتامی دعا فرمائی۔

قادیانیت اسلام اور ملک کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے: مولانا عبدالحکیم نعمانی

چیچہ وطنی (نمائندہ خصوصی) قادیانیت اسلام اور ملک کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے۔ فتنہ قادیانیت عالم اسلام کے لئے زہر قاتل ہے۔ حالیہ سعودی دھماکوں میں قادیانیوں و سامراجی قوتوں کے خفیہ ماسٹر پلان کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے جامع مسجد فاروقیہ حیات آباد جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر حضرت مولانا قاری محمد افضل صاحب بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ

تمام مکاتب [illegible] دینی وسیاسی تنظیموں کے رہنما اپنی مشترکہ جدوجہد کے ذریعے قادیانیت کے مکروہ چہرے سے نقاب الٹ کر خانہ ساز نبوت کا پردہ چاک کریں۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے خاتمہ کے لئے اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لائیں۔ انہوں نے کہا کہ سابق جرمنی کی قادیانی جماعت کے سربراہ شیخ راحیل احمد کے اسلام قبول کرنے سے مرزائی جماعت کے رہنماؤں کی قادیانیت کی ترقی کے دعوؤں کی ساری قلعی کھل گئی۔ قادیانی جماعت کی طرف سے شیخ راحیل احمد کے خلاف دھمکی آمیز بیانات اور انتقامی کارروائیاں ان کے دہشت گردانہ کردار کی عکاس ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شیخ راحیل سمیت اندرون و بیرون ملک کثیر تعداد میں قادیانیوں کا اسلام قبول کرنا فتنہ قادیانیت کی موت ہے۔ انہوں نے کہا کہ کلیدی آسامیوں اور حساس پوسٹوں پر فائز جنونی قادیانیوں کی وجہ سے ملکی بقا و استحکام خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ حکومت ان کو کلیدی عہدوں سے سبکدوش کرے۔

خانقاہ سراجیہ کے شب وروز

لاہور (رپورٹ: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی) خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کے بانی حضرت اقدس مولانا ابوالسعد احمد خانؒ تھے۔ آپ نے ۱۹۲۰ء میں کندیاں کے قریب اپنے شیخ ومرشد حضرت اقدس خواجہ حاجی محمد سراج الدینؒ کے نام پر خانقاہ سراجیہ کی تعمیر کا آغاز کیا۔ خانقاہ شریف کی تعمیر ۱۹۲۲ء میں تکمیل پذیر ہوئی۔ حضرت اقدس مولانا ابوالسعد احمد خان تیس سال تک سالکان طریقت کے دلوں کو یاد الٰہی سے منور فرماتے رہے۔ ۱۹۴۱ء میں آپ کا انتقال پرملال ہوا۔ آپ کے بعد حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ مسند نشین ہوئے ۱۵ سال تک آپ نے رشد وہدایت کا سلسلہ جاری رکھا۔ ۱۹۵۶ء میں آپ کا انتقال ہوا تو حضرت اقدس مولانا سیدنا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین مقرر ہوئے۔ حضرت قبلہ نصف صدی سے سالکان طریقت کی رہنمائی فرمارہے ہیں۔ آپ کے مسند آرا ہونے کے بعد خانقاہ شریف کو اللہ پاک نے پوری دنیا میں شہرت نصیب فرمائی۔ حضرت والا جہاں سلوک واحسان کی گتھیاں سلجھارہے ہیں وہاں تحریک ختم نبوت کی عالمی سطح پر قیادت وسیادت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں خانقاہ شریف میں حاضری ہوئی۔ خانقاہ کے شب وروز دیکھ کر داعیہ پیدا ہوا کہ کیوں نہ قارئین ختم نبوت کو بھی اس سے مستفید و مستفیض کیا جائے۔ ختم خواجگان ہر روز صبح اور عصر کی نماز کے بعد ختم خواجگان پڑھا جاتا ہے' جس کی تفصیل حسب ذیل ہے: سورۂ فاتحہ ۷ مرتبہ' درود شریف ۱۰۰ مرتبہ' سورۂ الم نشرح ۷۹ مرتبہ' سورۂ اخلاص ۱۰۰۰ مرتبہ' سورۂ فاتحہ سات مرتبہ' درود شریف ۱۰۰ مرتبہ' یا قاضی الحاجات' یا کافی المہمات' یا دافع البلیات' یا شافی الامراض' یا رفیع الدرجات' یا مجیب الدعوات' یا ارحم الراحمین ۱۰۰'۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب خواجگان نقشبندیہ کی ارواح کو بخش کر ان کے وسیلہ سے دعا حاجات کی جاتی ہے۔ ختم حضرت مجددؒ ختم حضرت خواجہ معصومؒ ہر روز بعد نماز ظہر پڑھا جاتا ہے۔ ختم حضرت مجددؒ حسب ذیل ہے: درود شریف ۱۰۰ مرتبہ' لاحول ولاقوۃ الا باللہ ۱۰۰' درود شریف ۱۰۰۔ ختم حضرت خواجہ محمد معصومؒ: درود شریف ۱۰۰ مرتبہ' آیۃ کریمہ ۵۰۰ مرتبہ' درود شریف ۱۰۰ مرتبہ۔ حضرت اقدس دامت برکاتہم خانقاہ شریف میں تشریف فرما ہوں تو خود ذکر کراتے ہیں بصورت دیگر خلفاء وخدام میں سے یا قاری مصباح الاسلام ذکر کراتے ہیں۔ خانقاہ میں ایک مبارک قبرستان بھی ہے۔ جس میں خانقاہ کے بانیان حضرت خواجہ ابوالسعد احمد خانؒ مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ جنہیں خانقاہ کے حضرات حضرت اول' حضرت ثانی کہتے ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت صاحبزادہ محمد عابدؒ سمیت حضرات کے متعلقین آرام فرما ہیں۔ خانقاہ شریف میں ہروقت چہل پہل اور روحانی رونقیں رہتی ہیں۔ آنے والے مہمانان صبح تہجد کے وقت اٹھ جاتے ہیں۔ نماز تہجد کی ادائیگی کے بعد صبح کی نماز تک ذکرو تسبیحات' مراقبہ جاری رہتا ہے۔ صبح کی نماز کے بعد ختم خواجگان ۹ بجے کے بعد حضرت والا اپنے حجرہ میں رونق افروز رہتے ہیں۔ آنے والے مریدین اپنے مسائل' ضروریات ذکر کرتے ہیں۔ تعویذات' دعائیں لیتے ہیں اور یہ سلسلہ رات گئے تک جاری رہتا ہے۔

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JWEELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 7514972-7531133

مولانا عبدالحکیم نعمانی کے تبلیغی اسفار اور ایمان پرور بیانات

چیچہ وطنی' ہڑپہ' ساہیوال (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے متعدد مقامات پر تبلیغی اسفار کے دوران عقیدۂ ختم نبوت' حیات عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانیت کی عالمی دہشت گردی جیسے موضوعات پرایمان پرور تقاریر کیں۔ چیچہ وطنی میں جامع مسجد صدیق اکبرؓ جامع مسجد چک ۵۵/ ۵ ڈی' جامع مسجد چک ۳۹' جامع مسجد اہلحدیث چک ۶' جامع مسجد عثمانیہ اقبال نگر' جامع مسجد چک ۱۱۲ سیون آر اور دیگر گردو نواح کے دیہاتوں کی مختلف مساجد میں پرہجوم اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قادیانیت اسلامی تعلیمات کے منافی اور ملکی آئین سے بغاوت پر مبنی چند شرپسندوں کا ایک گروہ ہے جو سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے اسلام کا لیبل استعمال کر رہا ہے۔ قادیانیوں کا پاکستان سمیت دیگر ملکوں میں اسلامی شعائر کا بے دریغ استعمال اینٹی قادیانیوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی اسلام و ملک دشمن سرگرمیوں کے انسداد کے لئے علماء کرام متحد ہوکر اٹھ کھڑے ہوں تاکہ امت مسلمہ بالخصوص نوجوان طبقہ ان کے ارتدادی چنگل سے چھٹکارا حاصل کرے۔ دریں اثناء مولانا عبدالحکیم نعمانی نے ہڑپہ شہر کا تبلیغی سفر شروع کیا تو وہاں جامع مسجد فرید' جامع مسجد صدیقیہ' جامع مسجد مرکزی عیدگاہ اور جامع مسجد ولی محمد میں دینی مدارس کے طلباء اور عوام الناس کے اجتماعات سے خطاب کیا۔ بعدازاں جماعتی احباب خصوصاً مولانا حاجی وزیر علی صاحب کے ساتھ تنظیمی امور پر مشاورت کی اور جماعتی سرگرمیوں کا خوب جائزہ لے کر مقامی جماعتوں کی کارکردگی کو قابل رشک قرار دیا۔ علاوہ ازیں ساہیوال زون کا تبلیغی دورہ بھی رد قادیانیت کے حوالہ سے انتہائی کامیاب رہا۔ پورے ساہیوال کی مساجد میں خاص طور پر فرید ٹاؤن کے حلقہ میں محمد آصف راجپوت کے توسط سے پمفلٹ پر مشتمل سینکڑوں کی تعداد میں لٹریچر کی تقسیم ہوئی اور کام کو آگے بڑھانے کے لئے متعدد احباب نے حوصلہ افزائی فرمائی۔ اس کے علاوہ جامع مسجد بلال فرید ٹاؤن میں مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی نے جمعۃ المبارک کے بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے چناب نگر میں قادیانیوں کی غنڈہ گردی اور اغوا برائے تاوان جیسی وارداتوں کی پرزور مذمت کرتے ہوئے حکومت سے قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی چناب نگر کو اسرائیل کی طرز پر چلا کر امریکی اور برطانوی سامراج کی نمک حلالی کا حق ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دینی و مذہبی جماعتوں کے قائدین اور سیاسی زعماء فتنہ مرزائیت کے محاسبہ و تعاقب کے لئے اپنے آپ کو وقف کردیں اور منکرین ختم نبوت کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملادیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں امریکہ و قادیانیت نوازی کی حد ہوگئی ہے۔ اقلیتوں کے تحفظ کے درپردہ انہیں مسلمانوں پر بزور بازو مسلط کیا جارہا ہے' اور بعض بے دین سیاستدانوں نے ملک کی داخلہ وخارجہ پالیسیوں پر قادیانیت وعیسائیت نواز اجارہ داری قائم کی ہوئی ہے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ چناب نگر سمیت پورے ملک میں امتناع قادیانیت آرڈیننس پر فوری اور موثر عملدرآمد کرایا جائے۔ صدر انجمن احمدیہ کی رجسٹریشن منسوخ کرکے اس کی تمام منقولہ وغیر منقولہ جائیداد بحق سرکار ضبط کرکے غیر مسلم اوقاف کی تحویل دی جائے اور ملٹری آپریشن کے ذریعے چناب نگر میں قادیانیوں کے عقوبت خانے اور اسلحہ کے ذخائر ختم کئے جائیں جوکہ دہشت کی علامت ہیں۔ بعدازاں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سرکاری دفاتر اور قومی اداروں میں موجود قادیانی اپنے منصب کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانیت کی ترقی کے لئے کام کر رہے ہیں۔ میڈیکل ڈسپنسریوں اور دیگر فلاحی کاموں کی آڑ میں قادیانی لٹریچر تقسیم کیا جاتا ہے۔ حکومت فوراً ایسے قادیانیوں کو کنٹرول کرے اور انہیں آئین کا پابند بنایا جائے۔

بقیہ: درویش صفت گورنر

اور حضرت عمرؓ کو سارا ماجرا سنایا' حضرت عمرؓ نے ان کو بلا بھیجا جب وہ آئے تو انہیں معقول مقدار میں غلہ اور کچھ کپڑے عنایت فرمائے اور فرمایا:

یہ ہدیہ میری طرف سے قبول کرو۔ وہ بولے:

حضرت عمرؓ غلہ کی ضرورت مجھ کو نہیں ہے میں دو صاع (تقریباً ۷ سیر جو) گھر پر چھوڑ آیا ہوں' ہاں کپڑا لے لیتا ہوں کہ میری بیوی کے پاس پہننے اور تن ڈھکنے کو بالکل کپڑا نہیں ہے۔

اس کے بعد اپنے گھر چلے آئے تھوڑے دنوں کے بعد وفات پاگئے۔ امیر المومنین کو اطلاع ملی تو بہت رنج ہوا پا پیادہ قبرستان تشریف لے گئے اور ان کے لئے دعائے رحمت فرمائی اور فرمایا:

اے کاش مجھے عمیرؓ جیسا کوئی آدمی نصیب ہو۔

کیا آج کے دور مساوات و جمہوریت میں ایسے حاکم و گورنر کا تصور بھی کیا جاسکتا ہے؟ مگر افسوس اس کا ہے کہ آج ہم مسلمان خود ہی اپنی تعلیمات وروایات کو بھلا بیٹھے ہیں۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا مستحسن اقدام

ملک بھر کے مدارس سے اپیل

نئے تعلیمی سال شوال المکرم 1423ھ سے وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے درجہ عالیہ سال اول میں کتاب ''آئینہ قادیانیت'' کو شامل نصاب کیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ داران نے ارباب وفاق المدارس سے وعدہ کیا تھا کہ یہ کتاب مدارس اور طلبأ کو اصل لاگت پر مہیا کی جائے گی۔ ''آئینہ قادیانیت'' تین صد صفحات کی کتاب ہے۔ خوبصورت مجلد رنگین ٹائٹل' عمدہ کاغذ وطباعت جس کی لاگت قیمت پچاس روپے رکھی گئی ہے۔ مدارس عربیہ کے مہتمم حضرات اور طلبأ سے گزارش ہے کہ وہ کسی بھی مکتبہ سے یہ کتاب خریدیں تو پچاس روپے سے زائد ہرگز ادائیگی نہ کریں۔ اس سے زائد قیمت وصول کرنا اخلاقاً وقانوناً ممنوع ہوگا۔ مبلغین ختم نبوت سے گزارش ہے کہ وہ ان مدارس میں جہاں مشکوٰۃ تک تعلیم ہے۔ ان مدارس کے مہتممین حضرات سے مل کر صورت حال واضح کردیں۔ چاروں صوبوں میں یہ کتاب درج ذیل کتب خانوں سے مل سکتی ہے یا براہ راست دفتر مرکزیہ ملتان سے رجوع کریں۔ مطلوبہ تعداد میں کتاب ان کو بھجوادی جائے گی۔

1:...... مکتبہ لدھیانوی دفتر ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون :7780337

2:...... مکتبہ لدھیانوی سلام کتب مارکیٹ دکان نمبر18 نزد جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

3:...... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آفندی بھائی روڈ لطیف آباد نمبر 2 / حیدرآباد فون:869948

4:...... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مینارہ معصوم جی ٹی روڈ سکھر فون:25463

5:...... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم ٹاؤن 5 حسین اسٹریٹ مسجد عائشہ لاہور فون:5862404

6:...... ادارہ تالیفات ختم نبوت 38 غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور فون:7232926

7:...... مکتبہ ختم نبوت 85 سرکلر روڈ لاہور فون:7232926

8:...... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اندرون سیالکوٹی گیٹ گوجرانوالہ فون: 215663

9:...... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مکان نمبر 1159/B گلی نمبر G-6/1/3/49 اسلام آباد فون:2829186

10:...... دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آرٹ اسکول روڈ کوئٹہ فون:841995

11:...... ادارہ تالیفات اشرفیہ نزد چوک فوارہ ملتان

ملک بھر کے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر سے بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے یا براہ راست ذیل کے پتہ پر رجوع کریں

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون:514122